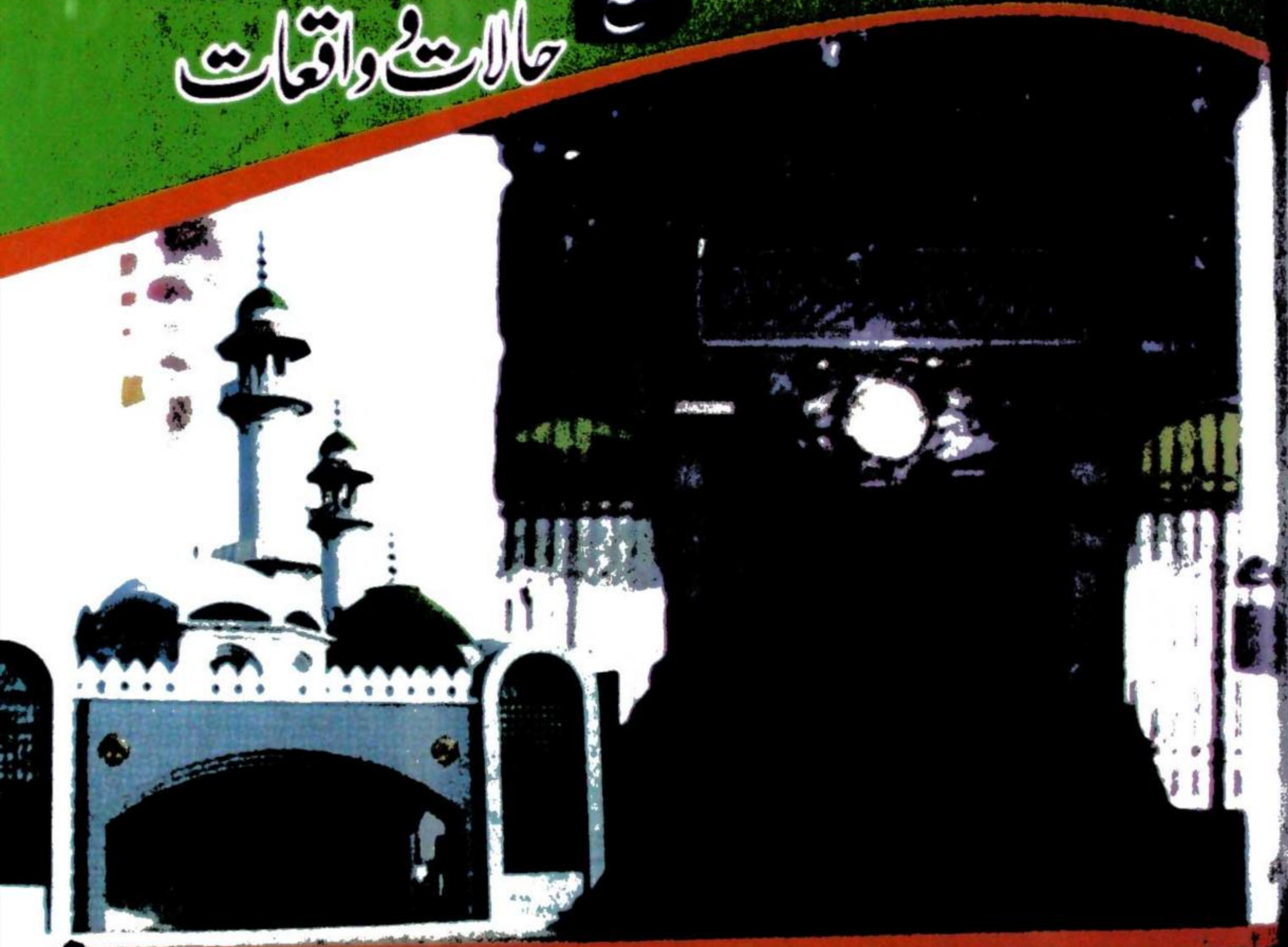


# کلام حضرت ابوالحسن علی شافعی

مع حالات و واقعات



کرمان والا بک شاپ

مکتب  
صحیح الشریعت











بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ







کلام حضرت  
بابا بلھے شاہ  
رحمۃ اللہ علیہ

مع  
حالات و واقعات

مؤلف  
سمیع اللہ برکت

کراچی والا بک شاپ

Phone: 0423-7249515

[marfat.com](http://marfat.com)



بفیضانِ کرم

حضرت سید السادات پیر محمد عمیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

المرکز حضرت کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت کرمانوالہ شریف  
اوچکڑہ

شیریں باغ ولایت  
حضرت سید محمد علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

منہجہ طریقت

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت پیر غنیغفر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

سید مصم شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

سید میر طیب علی شاہ بخاری

سجادہ نشین حضرت کرمانوالہ شریف

الحاج صوفی

برکت علی

عینی پیر امام الدیوبی آتش بندہ تی برکتی

سید محمد البرکت

80/- روپے

21 دسمبر 2009



## فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷	رین گئی، لٹکے سب تارے	۹	تذکرہ حضرت سید بلھے شاہ قادری رحمہ اللہ
۲۹	آپے پائیاں کنڈیاں	۹	1- آبائی وطن
۲۹	اپنا دس نکاتا	۹	2- والد گرامی
۳۰	اپنے سنگ رلائیں	۱۰	3- پیدائش
۳۱	اٹھ چلے گواڈھوں یار	۱۰	4- بچپن کا ایک واقعہ
۳۲	اک الف پڑھو	۱۱	5- بچپن کی کرامت
۳۳	اک ٹوتا	۱۳	6- تعلیم
۳۵	اماں بابے دی بھلیائی	۱۳	7- مرشد کامل کی تلاش
۳۵	اک نقطے وچ گل مکدی اے	۱۳	8- حضرت شاہ عنایت رحمہ اللہ تک
۳۷	اٹے ہو زما نے آئے	۱۷	9- مرشد کی جدائی
۳۸	آمل یارا سار لے مہری	۱۸	10- چشم بنیا
۳۹	اب ہم ایسے گم ہوئے	۱۸	11- جلال
۳۹	اک حرف سی حرفی	۲۰	12- بلھے شاہ رحمہ اللہ قصور میں
۳۹	بھلا! کیہ جاناں میں کون؟	۲۰	13- منہ بولی ماں
۴۱	بلھے نوں سمجھا دن آئیاں	۲۱	14- تیرے عشق نہ پایا کرتھیا تھیا
۴۲	بھینا! میں کدی کدی ہٹی	۲۳	15- شاعری
۴۳	پاندھیا ہو!	۲۶	16- وصال
۴۳	پانی بھر بھر گھیاں سنئے	۲۷	الف- اللہ دل رتا میرا



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۸	کرکتن ول دھیان کڑے	۴۵	پیتاں لکھاں میں شام نوں
۸۱	کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟	۴۶	تانگہ ماہی دی جلیاں
۸۱	کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا؟	۴۷	تو نہیوں ہیں، میں ناہیں بجنا
۸۳	کیہہ بے درداں سنگ یاری	۴۸	تیرے عشق نچایا
۸۵	گھڑیالی دیونکال نی	۵۰	جس تن لکيا عشق کمال
۸۷	گھنٹا اوہلے نہ لک بجنا!	۵۲	جند کڑ کی دے منہ آئی
۸۸	مائی قدم کریندی یار	۵۵	جورنگ رنگیا گوہڑا رنگیا
۸۹	میری بکل دے وچ چور	۵۷	چپ کر کے کریں گزارا
۹۰	نی مل لو سہیل دیو	۵۸	چلو دیکھئے اوس مستانڑے نوں
۹۱	مونہہ آئی بات نہ رہندی اے	۵۹	خلق تماشے آئی یار
۹۲	میں اڈیکاں کر رہی	۶۰	دل لوچے ماہی یار نوں
۹۶	میں بے قید	۶۱	ڈھلک گئی چرنے دی ہتھی
۹۶	میں تیرے قربان	۶۲	را.نخارا.نخا کردی
۹۷	میں چوڑیڑی آں	۶۳	روزے حج نماز نی مائے
۹۸	میں کسنبھڑاچن چن ہاری	۶۴	سب اکورنگ کیا ہیں دا
۹۹	نی مینوں لگڑا عشق	۶۶	ساڈے ول مکھڑا موڑوے پیار یا
۱۰۰	ہندو، نہیں نہ مسلمان	۶۷	سیونی رل دیو دھائی
۱۰۰	ہن کیہہ تھیں آپ چھپا سیدا	۶۸	عشق دی نویں نویں بہار
۱۰۲	ہن میں لکھیا سوہنیا یار	۷۰	علموں بس کریں او یار
۱۰۳	چھنچھن وار	۷۲	کت کڑے، نہ وت کڑے
۱۰۳	ایت وار	۷۶	کتے تیتھوں اتے
۱۰۴	سوموار	۷۷	کدی موڑ مہاراں ڈھولیا!



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
		۱۰۴	منگل وار .....
		۱۰۵	بدھ وار .....
		۱۰۵	جمعرات .....
		۱۰۶	روز جمعہ .....
		۱۰۷	بارہ ماہ حضرت بلھے شاہ علیہ الرحمۃ .....
		۱۰۷	اسول .....
		۱۰۷	کاتک .....
		۱۰۸	منہر .....
		۱۰۸	پوہ .....
		۱۰۹	ماگھ .....
		۱۰۹	چامکن .....
		۱۱۰	چیت .....
		۱۱۰	بیساکھ .....
		۱۱۱	جینھ .....
		۱۱۱	حاز .....
		۱۱۲	ساون .....
		۱۱۳	بھادوں .....
		۱۱۳	دوہڑے .....
		۱۱۳	گنڈھاں .....



## حضرت سید بلھے شاہ قادری رحمہ اللہ

حضرت بلھے شاہ رحمہ اللہ مشہور صوفی بزرگ تھے۔ جنہوں نے زہد و تقویٰ کشف و کرامات اور صوفیانہ شاعری کی وجہ سے شہرت دوام پائی ہے۔

### 1- آبائی وطن

بلھے شاہ رحمہ اللہ کا آبائی وطن علاقہ بہاولپور کا ایک مشہور گاؤں اُج گیلانیاں تھا کتاب تاریخ الاصفیاء جو بلھے شاہ رحمہ اللہ کے مرشد عنایت قادری شطاری لاہوری رحمہ اللہ کی خاندانی تصنیف ہے۔ اس میں ان کا سلسلہ نسب چودھویں پشت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ سے جا ملتا ہے۔

”تاریخ اُج“ میں مولانا حفیظ الرحمن گیلانی سادات کا ذکر کرتے ہوئے بلھے شاہ رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبدالوہاب رحمہ اللہ فرزند حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے توسط سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تک پہنچایا ہے۔

حضرت بابا بلھے شاہ رحمہ اللہ کے اجداد میں جو بزرگ سب سے پہلے 887ھ میں صلب سے آکر اُج میں آباد ہوئے۔ وہ حضرت شیخ بندگی محمد غوث رحمہ اللہ تھے۔

### 2- والد گرامی

حضرت بلھے شاہ رحمہ اللہ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت سید خنی شاہ محمد رحمہ اللہ تھا۔ آپ ایک درویش صفت ممتاز عالم دین تھے اور عبادت الہیہ میں مشغول رہے تھے۔ آپ نے اسلام کی سر بلندی کے لئے خاندانی روایات کو برقرار رکھا۔



### 3- پیدائش

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1680ء بمطابق 1091ھ میں ہوئی۔ خوش نصیب والدین نے اپنے لخت جگر کا نام عبداللہ شاہ رکھا۔

### 4- بچپن کا ایک واقعہ

موضع اُچ گیلانیاں میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن کی پہلی چھ بہاریں گزاریں۔ اسی عمر میں آپ کے انداز طبع سے حب الہی کے آثار ہویدا ہونے لگے تھے جو اہل بصیرت کے نگاہوں سے چھپے نہ رہے۔

ایک دن آپ اپنے اہم جولیوں کے ساتھ گاؤں سے باہر کھیل کود میں مشغول تھے۔ اور چینا کا کھیل کھیلا جا رہا تھا۔ اس زمانہ میں چینا اور سوانک کا ناج عام پیدا ہوتا تھا اور اس کے دانے کوٹنے اور چھڑائی سے الگ کئے جاتے تھے۔ چونکہ یہ غذائی اجناس تھیں۔ اس لئے کھانے میں استعمال ہوتی تھیں۔ دیہاتی تفریح طبع کے مشاغل بھی ان کی جھلک پائی جاتی تھی۔ اور ان کے نام لوک گیت کا روپ دھار چکے تھے۔ آج کل بھی شہری تہذیب سے نا آشنا دور دراز علاقوں میں ان روایات کا نشان ملتا ہے غرض حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی ان تفریحات میں مصروف تھے کہ ان کے والد محترم انہیں تلاش کرتے ہوئے ادھر آنکے انہوں نے دیکھا کہ معصوم بچہ ہاتھ میں تسبیح لئے یہ گیت گارہا تھا۔

لوکاں دیاں بپ مالیں تے بابے دا جب مال  
ساری عمر امالا پھیری اک نہ کھتھا وال  
چینا انج چھیڑندا

(لوگوں کا مال کھاتے رہے اور جو کچھ اللہ نے دیا وہ بھی خود کھا لیا۔) یعنی راہ خدا میں خرچ نہ کیا ایسی حالت میں ساری عمر تسبیح پھیرتے رہے اور کچھ بھی حاصل نہ ہوا



یعنی اللہ کی خوشنودی سے محروم رہے۔

رمز شناس باپ نو عمر گوشہ جگر کے عارفانہ طہر سے بہت متاثر ہوئے اور وجد میں آکر جھومنے لگے معرفت کی یہ پہلی چنگاری تھی جس نے معصوم دل کی کائنات میں روحانیت پیدا کی۔

اُج گیلانیاں میں حضرت سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حالات کچھ سازگار نہ رہے اور بعض مجبور یوں کو بنا پر انہیں ترک وطن کرنا پڑا چنانچہ آپ نے گھر کا اثاثہ سمیٹا اہل و عیال کو ساتھ لیا اور کسی نئے مقام کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ ساہیوال کی سر زمین نے خستہ حال کنبہ کا خیر مقدم کیا۔ مہاجرین کو ایک گاؤں ملک وال پسند خاطر ہوا۔ لوگ اچھے اور متواضع دکھائی دیئے۔ پس وہیں بود و باش اختیار کر لی۔ آہستہ آہستہ ان کے علم و فضل کا چرچا ہوا تو وہ ہر دلعزیز ہو گئے۔ وہاں انہیں ہر طرح کی سہولتیں اور آسائشیں حاصل تھیں اور ان کی نیک شہرت نواحی علاقوں میں بھی پھیل گئی تھی۔

ملک وال کے نواحی ایک گاؤں ٹکوٹھی واقع تھا جس کے قریب ہی ایک اور گاؤں پاٹو کے بھٹی نیا نیا آباد ہوا تھا۔ جسے ایک شخص پاٹو چودھری نے بڑی محنت و کاوش سے بسایا تھا۔ جب اسے سید مخی شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کی علیست اور درویشی کا علم ہوا تو چودھری پاٹو فوراً ملک وال آ گیا۔ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مدعا عرض کیا۔ شاہ صاحب مان گئے اور اہل و عیال سمیت ملک وال کو چھوڑ کر پاٹو کے بھٹی میں آباد ہو گئے۔

پھر حضرت سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے نئی مسجد میں قرآنی تعلیمات کا سلسلہ شروع کر دیا اور فرائض امامت ادا کرنے لگے جس سے پاٹو کے بھٹی ایک دینی مرکز بن گیا۔

5- بچپن کی کرامت



حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس وقت <sup>۱۲</sup> کہیں کا عالم تھا مویشیوں کی دیکھ بھال آپ کے سپرد تھی۔ آپ ہر روز انہیں گاؤں سے باہر چراگا ہوں میں لے جاتے اور شام کو واپس لے آتے تھے۔

ایک دن حسب معمول حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مویشیوں کو چراگاہ میں چھوڑ دیا خود ایک درخت کے سایہ میں استراحت کی غرض سے لیٹ گئے اور جلد ہی گہری نیند سو گئے۔

اسی اثناء میں مویشی چرتے ہوئے چراگاہ سے باہر نکل کر قریب ہی چینا کے ایک کھیت میں گھس گئے اور فصل کو اجاڑنے لگے۔ کھیت کے مالک جیون خان نے دور سے جو یہ ماجرا دیکھا تو غصے سے آگ بگولا ہو گیا دوڑا دوڑا آیا۔ ادھر ادھر دیکھا چرواہے کی تلاش میں اس درخت کے قریب پہنچ گیا جہاں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ محو خواب تھے لیکن وہ یک دم یہ منظر دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا کہ ایک بڑا ناگ اپنے پھن سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر سایہ کئے ہوئے ہے اور وہ بے حس و حرکت پڑے ہیں۔

جیون خان سمجھا کہ ناگ نے ان کا خون پی لیا ہے۔ جس سے ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ وہ پریشان حال تیزی سے گاؤں گیا اور ان کے والد خن شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ ان کا بیٹا جنگل میں درخت کے نیچے مردہ پڑا ہے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اسے کس نے قتل کیا تو جیون خان نے کہا کہ قاتل پاس ہی بیٹھا ہے آپ خود جا کر دیکھ لیں۔

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور گاؤں کے دوسرے لوگ جیون خان کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور یہ منظر دیکھا تو وہیں ٹھہر گئے مگر شاہ صاحب آگے بڑھ آئے۔ ناگ آہٹ پا کر بھاگ گیا اور حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہو کر اٹھ بیٹھے۔

شاہ صاحب پیار بھرے لہجہ میں بیٹے سے مخاطب ہوئے اور کہا ”دیکھو بیٹا ہم



پردیسی ہیں لوگ تمہاری شکایت کر رہے ہیں کہ تم نے ہری بھری فصلوں کو اجاڑ دیا ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے کسی کی فصل تباہ نہیں کی۔

اب شاہ صاحب نے جیون خان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ کہتے ہیں کہ ان کی چیتا کی فصل بالکل برباد ہو گئی ہے۔ بیٹے نے جواب دیا کون کہتا ہے آپ چل کر دیکھ لیں اس پر جیون خان لوگوں کو کھیت کے پاس لے گیا مگر یہ دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ فصل پہلے سے بھی زیادہ سرسبز شاداب کھڑی تھی اور تباعی کی کوئی علامت نظر نہ آئی تھی۔

جیون خان کو حیرت ہوئی کہ اجڑی ہوئی کھیتی پھر کیسے اصلی بلکہ بہتر حالت پر آگئی اسے اس میں حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت نظر آئی اس سے پہلے وہ ناگ کا منظر دیکھ چکا تھا لہذا اس وقت سے وہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا معتقد ہو گیا۔

## 6- تعلیم

بعض تذکروں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ نے مسجد کوٹ قصور میں درسی تعلیم حاصل کی اور آپ کے معلم خواجہ حافظ غلام مرتضیٰ قسوری ایک جید عالم و فاضل تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مشہور عالم کتاب ہیر کے مصنف حضرت سید وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اسی عظیم استاد کے سامنے زانوئے ادب نہ کیا تھا۔ گویا حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت وارث شاہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی استاد کے ہونہار شاگرد تھے۔ دونوں سفینہ علم کے مسافر تھے لیکہ ان کی منزلیں جدا جدا تھیں۔

بہر حال حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری سے فارغ ہوئے تو ان کے ذوق بصیرت کو اور بھی جا ملی۔ وہ عربی فارسی اور ہندی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔

فاضل استاد نے اپنے شاگردوں کو فارغ کرنے کے بعد بھی یاد رکھا جیسا کہ



ایک موقع پر وہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔

”مجھے 2 شاگرد عجیب ملے ہیں ایک بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ جس نے علم حاصل کر کے سارنگی پکڑ لی دوسرا وارث شاہ جو عالم بن کر ہیرا بنجھا کے گیت گانے لگا۔“

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بعد بھی اپنے استاد سے تعلق قائم رکھا اور جب وہ مستقل طور پر قصور آگئے تو کبھی کبھار ان کی خدمت میں آداب بجا لاتے تھے۔

### 7- مرشد کامل کی تلاش

درسی تعلیم حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مطمئن نہ کر سکی۔ آپ کی نگاہ بصیرت حقیقت کی متلاشی تھی اور آپ کسی مرشد کامل کا دامن تھامنا چاہتے تھے۔ جو توحید کی مے سے انہیں سرشار کر دیتا۔

اس زمانہ میں حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں مسند ولایت پر جلوہ افروز تھے۔ آپ پہلے قصور میں اشاعت اسلام میں مصروف رہے اور عوام کو نیک کاموں کی تلقین و ہدایت کرتے رہے پھر لاہور تشریف لے آئے اور بقیہ زندگی یہیں گزاری۔

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کے زہد و تقدس کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ قلبی اور روحانی سکون کے طالب آپ سے فیض پاتے تھے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ درفانی الشیخ کی منزل تک پہنچ گئی۔

### 8- حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ تک

حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ تک حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی رسائی کا واقعہ بڑا عجیب و غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب آپ مرشد کامل کی تلاش میں سرگرداں پھر



رہے تھے تو ایک دن آرام کی خاطر کسی درخت کے ٹھنڈے سایہ میں لیٹ گئے کچھ تھکے ماندے تھے نیند آ گئی۔ عالم میں خواب میں آ کو اپنی پانچویں پشت کے بزرگ حضرت سید عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ انہوں نے پیاس کی حاجت ظاہر کی آپ نے دودھ کا بھرا ایک پیالہ پیش کیا۔ انہوں نے تھوڑا سا خود پیا۔ باقی آپ کو پلایا۔ جس سے آپ کا سینہ نور بصیرت سے بھر گیا پھر آپ کے حق میں دعا فرمائی نیز ہدایت کی کہ کسی مرشد کامل کی اطاعت اختیار کرو۔

آپ جب بیدار ہوئے تو گھر آ کر والد بزرگوار کی خدمت میں سارا ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے کہا تمہیں انہی کا دامن پکڑ لینا چاہیے تھا۔ رات کو پھر اسی بزرگ کی زیارت ہوئی انہوں نے اپنا مدعا عرض کیا تو بزرگ نے حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے کی بشارت دی۔

اب بے چین بیٹے نے شفیق باپ سے لاہور جانے کی اجازت مانگی جو انہیں فوراً مل گئی لیکن ساتھ ہی نصیحت ہوئی مرشد کی بارگاہ میں ادب و احترام اور مجز و انکساری کے ساتھ رہنا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ سفر پر روانہ ہوئے تو دل میں خیال گزرا کہ عالی نسب ہوں مرشد کو سایہ عاطفت میں جگہ دینے میں کیا عذر ہوگا غرض کہ لاہور پہنچ گئے اور حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے (حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ اونچی مسجد بھائی دروازہ کے امام تھے اور حرف مدعا زبان پر لائے۔

مولوی صاحب نے شاگردی کے طالب سے کہا آپ تو خاندانی سید ہیں۔ میں باغبان کا بیٹا ہوں تمہیں کیا دے سکتا ہوں۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت نادم ہوئے اور تن من سے اپنے تئیں ان کے سپرد کر دیا شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلوص سے بے حد متاثر ہوئے بیعت لی اور انہیں اپنے



فیض سے نوازا۔

بیعت کے بعد مرشد نے آپ کو حکم دیا کہ وہ جا کر ریاضت کریں آپ نے بسرو چشم اس ارشاد کی تعمیل کی اور دریائے چناب کے نواح میں یاد الہی اور وظائف میں مستغرق رہنے لگے حتیٰ کہ کھانے پینے کی سدھ بدھ نہ رہی بعض دفعہ تو نوبت یہاں تک پہنچ جاتی کہ درختوں کے پتے کھا کر گزرا کرتے تڑکیہ نفس سے آپ کے قلب و نظر کو جلا ملی جس سے آپ عرفان کی چوٹیوں پر پہنچ گئے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نعتیہ کلام بڑے ذوق و احترام سے سنتے تھے ایک دن آپ نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی۔ وہاں تین عاشقان رسول سے ملاقات ہوئی۔ چوتھے آپ شامل ہو گئے ہر ایک نے حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اپنی اپنی زبان میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ایک ایک قطعہ ملاحظہ ہو۔

کشف الدجی بجمالہ

بلغ العلیٰ بکمالہ

صلوا علیہ والہ

حسنات جمیع خصالہ

دوسرے نے خراج عقیدت پیش کیا۔

وصلی اللہ علیٰ نور کز وشد نور ہا پیدا

زمیں از حب اور ساکن فلک در عشق اوشیدا

تیسرا عاشق رسول اس طرح نعت خواں ہوا

جاعرش پہ آیو آئن میں

بطحا کا باشی من موہن

جو دھوم تھی کون و مکان میں

اب کا سے کہوں میں اے ری سکھی

کھ پر سے پردہ کھول اٹھا

جب وہ موہن انمول اٹھا

لولا کہ لماتب بول اٹھا اس اُمی لقب کی شان میں



حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ رسالت میں نذرانہ پیش کیا  
 ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بازار  
 پیارا بہن پوشاکاں آیا آدم اپنا نام دھرایا  
 اُحد تے بن احمد آیا نبیاں دا سردار  
 ہن میں لکھیا سوہنا یار جس دے حسن دا گرم بازار  
 اس محفل میں پاک سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ گھر لوٹے تو بدن کے ہر رگ و پے  
 میں حب رسول سمار ہی تھی اور وہ دیار حبیب کی زیارت کے لئے بے چین ہو رہے تھے۔  
 حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دفعہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا بے تاب کیا کہ ان  
 کا جی چاہا یک دم مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس سے جالپٹوں آخر مرشد کامل شاہ و  
 عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنا مدعا بیان کیا۔ آپ نے پوچھا کیوں جاتے ہو  
 حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَنْ يَزَالَ قَبْرِي فَكَأَنَّمَا رَأَيْتُ حَيًّا۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ مرشد کی خدمت میں ٹھہر گئے۔ تیسرے روز خواب میں  
 سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

جب آنکھ کھل گئی تو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ  
 میں بیٹھے ہوئے تھے ایک لمحہ کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا: اب تمہارا مقصد حل ہو گیا  
 حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نیاز مندانہ مرشد کے قدموں پر گر پڑے۔

## 9- مرشد کی جدائی

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بے انتہا  
 عقیدت تھی۔ ہر وقت ان کی خدمت میں حاضر رہتے اگر کبھی کچھ عرصہ کے لئے جدائی  
 ہوئی تھی تو عالم ردیا میں زیارت ہو جاتی تھی۔



## 10- چشم بنیا

ایک دفعہ علاقہ پانڈو میں قحط پڑ گیا۔ لوگ تنگدست ہو گئے۔ حضرت بابا بھے شاہ رحمہ اللہ نے اعلان کیا کہ وہ اپنے ڈیرے کافرش اونچا کرنا چاہتے ہیں جو شخص دن بھر مٹی ڈالے گا اسے دو آنے یومیہ اجرت ملے گا چنانچہ بہت سے لوگ یہ کام کرنے لگے۔

آپ ہر روز شام کو مصلے کے نیچے سے رقم نکال کر تقسیم کر دیتے۔ ایک رات دو آدمی آئے اور مصلے کے نیچے سے نقدی تلاش کرنے لگے لیکن بسیار کوشش کے باوجود کچھ نہ ملا۔ دوسرے دن وہ حسب معمول مزدوروں کے ساتھ مٹی ڈالتے رہے۔ شام کو حضرت بھے شاہ رحمہ اللہ نے ان دو آدمیوں کو چار چار آنے دیئے جس پر دوسرے آدمیوں نے وجہ دریافت کی، آپ نے فرمایا یہ بیچارے رات بھی مٹی کھودتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ گنی مزدوری کے مستحق ہیں۔ وہ آدمی دل میں بہت پشیمان ہوئے۔

## 11- جلال

موضع پانڈو کے ہی میں حضرت بھے شاہ رحمہ اللہ کے والدین نے سفر آخرت اختیار کیا۔ دو ہمشیرگان نے بھی یہیں داغ مفارقت دیا۔ صرف ایک بڑی ہمشیرہ خاندان کی نشانی رہ گئی۔

یہ وہ زمانہ تھا جب شہنشاہ اورنگ زیب عالم گیر جنت کو سدھار چکے تھے اور مطیع حکومتیں حکمرانی کے خواب دیکھ رہی تھیں۔ سکھوں نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پنجاب میں اپنی طاقت بڑھانے لگے۔

سکھوں کا ایک بڑا جتھہ ملتان پر حملہ کے لئے بڑھ رہا تھا۔ جب اس لشکر نے پانڈو کے قریب پڑاؤ ڈالا تو ایک سکھ سپاہی دو تین یوم کی رخصت لے کر اپنے قریبی گاؤں کو روانہ ہوا۔ پانڈو کے راستہ میں پڑتا تھا وہ گھوڑے پر سوار گاؤں کے پاس سے گزرا تو چند نو جوانوں نے برامانا کیونکہ بالعموم سوار مسافر احتراماً آبادیوں میں سے اتر



کر گزرتے ہیں۔ انہوں نے سپاہی کو ٹوکا۔ بات تکرار تک پہنچی اور ہاتھ پائی تک نوبت آگئی۔ سپاہی کی کچھ پٹائی بھی ہوئی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہاں موجود تھے۔ انہوں نے بیچ بچاؤ کر کے سپاہی کو چھڑا لیا۔ اسے گاؤں کی حد سے باہر لے گئے اور گھوڑے پر سوار کر کے وداع کر دیا۔

واپس آئے تو لوگ ان پر سخت ناراض ہوئے اور اشتعال پر اتر آئے۔ چودھری پاٹو اور اس کے بھائی سدھار کی اولاد نے آپ پر اینٹ روڑے برسائے جس سے آپ زخمی ہو گئے۔ چودھری پاٹو نے بھی ہجوم کی حوصلہ افزائی کی مگر اس کا داماد شیخو جو حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا معتقد تھا آڑے آیا اور مفسدوں کے ہاتھوں سے انہیں چھڑا لیا۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ سے رنجیدہ ہوئے اور گاؤں چھوڑ کر ایک قریبی موضع دفتوہ میں رہنے لگے۔

اب پاٹو کے لوگ اپنی حرکت پر پشیمان ہوئے۔ چودھری پاٹو۔ اس کا بھائی سدھار اور داماد شیخو آپ کو منا کر واپس بلانے کے لئے پہنچے۔ آپ نے انکار کیا۔ انہوں نے زبردستی لے جانا چاہا اور بازوؤں سے پکڑ کر کھینچا اس پر آپ جلال میں آ گئے اور فرمایا،

بلھا جے توں غازی بنائیں لک بنھ تلواریں  
پہلوں رنگڑ پاٹو کے مار کے پچھوں کا فرما  
اُجڑ گئے پاٹو کے نکھر گیا سدھار  
دسدا رہے شیخو پورہ لگی رہے بہار

اللہ کے پیارے کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ قہر الہی بن گئے۔ سکھ سپاہی رخصت گزار کر جتھ میں واپس پہنچا تو اس نے جتھداروں کو آپ جتنی سنائی چنانچہ سارا لشکر طیش میں آ گیا اور ملتان جانے کی بجائے پاٹو کے پر اٹھ آیا۔ سپاہیوں نے گاؤں



کولوٹ لیا اور آبادی کو تہ تیغ کر دیا۔

## 12- بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ قصور میں

بلھیا قصور بے دستوراد تھے جانا بنیاں ضرور  
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاگ دستور  
لیکن وہاں (مرشد کے حکم سے) مجھے ضرور جانا پڑا ہے وہاں نہ کوئی نیک کام کرتا  
نہ کوئی سخاوت کرتا ہے اور نہ ہی کوئی آئین نافذ ہے۔

آپ مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حکم ہوا کہ اب قصور میں قیام کرو۔  
آخر حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ کو ساتھ لے کر قصور آ گئے اور شہر سے باہر ایک  
تالاب کے کنارے ڈیرہ جمادیا۔ یہ تالاب آج کل ریلوے سٹیشن کے قریب ہے۔  
آپ کے دو شاگرد حافظ جمال اور سلطان احمد مستانہ بھی ساتھ تھے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن کا بھی چرچا ہونے لگا۔ آپ بیشتر وقت عبادت  
الہی میں گزارتے۔ گریہ زاری کرتے رہتے اور اکثر خاموش رہتے پھر لنگر کا انتظام ہو  
گیا اور محفل سماع بھی گرم رہنے لگی جس سے عقیدت مندوں کا ہجوم لگا رہتا تھا۔

## 13- منہ بولی ماں

آہستہ آہستہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت قصور کے حکمران پٹھانوں کے  
ایوانوں تک جا پہنچی۔ محلات میں ایک ادھیڑ عمر بیوہ تھیں۔ وہ بڑے اہتمام کے ساتھ  
قیمتی تحائف لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عالم شباب  
میں تھے۔ مردانہ جمال سے چہرہ دمک رہا تھا۔ خاتون دل ہی دل میں فریفتہ ہو گئیں۔  
آپ ان کی قلبی کیفیت کو پا گئے۔ جب وہ سامنے آئیں تو آپ نے منہ پھیر  
لیا۔ وہ اس طرف ہوئیں تو آپ نے رخ دوسری طرف کر لیا۔ اس پر خاتون نے بے  
اعتنائی کی وجہ پوچھی اور ساتھ ہی اپنا حسب و نسب فخر کے ساتھ بیان کیا۔ آپ نے



فرمایا آپ کا نذرانہ اس وقت قبول ہوگا جب آپ مجھے اپنا بیٹا سمجھیں اور میں آپ کو والدہ کہوں۔ خاتون کا دل صاف ہو گیا اور اس نے برملا کہا کہ میں تمہاری ماں ہوں اور تم میرے بیٹے۔

منہ بولی ماں نے بیٹے کا باہر رہنا گوارا نہ کیا۔ اندرون شہر آپ کے لئے شاندار دو پختہ مکانات تعمیر کروائے اور آپ نے وہاں رہائش اختیار کر لی مگر آپ صرف ایک حجرہ میں قیام کرتے تھے۔ باقی جگہ مریدوں کے تصرف میں تھی۔ باہر ڈیرے کے لئے بھی ایک مربع زمین مل گئی جہاں آپ حاضرین کو نصیحتیں فرماتے۔ حاجت مندوں کے لئے دعائیں مانگتے اور سماع سے محفوظ ہوتے۔

#### 14- تیرے عشق نچایا کرتھیا تھیا

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے محترم استاد مولانا حافظ غلام مرتضیٰ سے بھی خاصا لگاؤ تھا اور ان کی خدمت میں سعادت سمجھتے تھے۔

ایک بار حافظ صاحب کی ایک دختر نیک اختر کی تقریب عروسی تھی۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی مدعو تھے۔ آپ کو مہمانوں کی خدمت پر مامور کیا گیا۔ شاگرد کی حیثیت سے آپ نے جملہ انتظامات میں نہایت خلوص اور تن دہی سے حصہ لیا۔ مہمانوں کی اتنی کثرت تھی کہ ایک لمحہ کی بھی فرصت نصیب نہ ہوئی۔

اتفاق سے اس دن آپ کے روحانی مرشد حضرت شاہ عنایت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے حقیقی بھتیجے اور داماد مولوی ظہور محمد صاحب خاص طور پر لاہور سے ملنے آئے۔ مولوی ظہور محمد صاحب اپنے خسرے روحانی سلسلہ تلمذ بھی رکھتے تھے اور اس لحاظ سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی بھی تھے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مہمان خصوصی کی اطلاع ہوئی تو آپ نے اپنے ایک درویش کو ہدایت کی کہ ان کی خاطر مدارت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے اور فرمایا کہ



مہمانوں سے فارغ ہو کر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔

اتفاق سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ تمام رات شادی کے کام سے فرصت نہ پاسکے۔ ادھر مولوی ظہور محمد صاحب اپنی جگہ ہمہ تن منتظر رہے۔ باہمی التفات کی بناء پر انہیں پوری توقع تھی کہ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ ضرور ملنے آئیں گے مگر وہ نہ آئے تو قدرتی طور پر وہ مایوس ہو گئے۔

صبح ہوئی تو مولوی ظہور محمد صاحب بلا اطلاع لاہور واپس چلے گئے اور اپنے خسر سے حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے اعتنائی کی شکایت کی اور یہ تاثر دیا کہ انہوں نے غرور و تکبر کی وجہ سے مجھ سے ملنا کسر شان سمجھا۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے چہیتے شاگرد کی غیر متوقع بے رخی کو سخت ناپسند کیا اور جلالت میں آ کر حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے روحانی فیض سے محروم کر دیا۔

دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً محسوس کر لیا کہ ان کا دامن مرشد کے فیض سے خالی ہو چکا ہے چنانچہ آپ نے شادی کے کام دھندوں کو چھوڑا۔ اپنے ڈیرے پر آئے۔ درویشوں کو جمع کیا اور مستانہ سے خفا ہوئے کہ مہمان کو جانے سے کیوں نہ روکا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نور کے تڑکے ہی کسی کو خبر دیئے بغیر چلے گئے۔ حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ڈیرے کا انتظام مستانہ کے سپرد کیا اور قصور کو کچھ عرصہ کے لئے خیر باد کہہ دیا۔

بڑی دقتوں کے بعد آپ اپنے مرشد شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے شطاری سلسلہ کے بزرگ شیخ محمد غوث گوالیاری کے مقبرہ پر حاضر ہوئے جو قلعہ گوالیار میں واقع ہے اور قریب ہی نامور راگی تان سین کا مرقد بھی ہے۔ خواب میں آپ کو شیخ محمد غوث گوالیاری کی زیارت ہوئی جنہوں نے آپ کو عرفان کی دولت بخشی اور تان سین کی قبر پر پیری کے ڈھائی پتے کھانے کی ہدایت فرمائی۔



صبح آپ نے حسب فرمان تان سین کی قبر پر درخت سے پتے کھائے جس سے آپ میں موسیقی کا کمال پیدا ہو گیا اور آپ کی طبیعت کو سکون حاصل ہوا۔ گوالیار سے آپ قصور آئے اور ایک دن ٹھہر کر لاہور چلے گئے۔ وہاں ان قوالوں سے ملے جو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں عارفانہ کلام گایا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں بتایا کہ آپ مغنیہ کے بھیس میں اپنے پیر کی بارگاہ میں رسائی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

قوالوں نے حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کے فرضی ہندوستانی مغنیہ کے فن موسیقی کی بہت تعریف کی اور پیش کرنے کی اجازت چاہی۔ حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ بولے، ہم اس مغنیہ کو خوب جانتے ہیں اور جمعہ کے دن سماع کی اجازت دیدی۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ جمعہ کے روز آپ نے مغنیہ کا بھیس بدلا اور قوالوں کے ساتھ مرشد کی محفل میں جا پہنچے۔ مرشد کے فراق میں آپ نڈھال ہو چکے تھے۔ قدم بوسی کی تمنائے بے کل کر دیا تھا جن مصائب کے ساتھ روٹھے پیر کو منانے کے لئے ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ اس سے آتش شوق اور بھی بھڑک اٹھی تھی۔

اس پر موسیقی کے فیض نے کلام میں سوز و درد کوٹ کوٹ کر بھر دیا اور بول کو جادو اثر بنا دیا تھا پھر مرشد کو جلد از جلد منانے کا خیال بھی دل میں چٹکیاں لے رہا تھا لہذا آپ نے ایسے درد بھرے لہجہ میں گانا شروع کیا کہ ساری محفل تحسین و آفرین کی صداؤں سے گونج اٹھی۔ خود سازندوں نے بھی دل کی اس قدر گہرائیوں سے نکلے ہوئے بول کبھی نہیں سنے تھے۔

آپ نے محفل کا یہ رنگ دیکھا تو آپ اصل مقصد کی طرف آئے اور اپنی مشہور کافی گانا شروع کر دی۔



تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا  
 جھب دے بوہڑیں آ طبیا  
 عشق ڈیرہ میرے اندر کیتا  
 بھر کے زہر پیالہ پیتا  
 وچ انتظاری تیری رہیا  
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا  
 جھب دے بوہڑیں آ طبیا  
 نہیں تاں میں مر گیاں  
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا  
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا  
 بلھا شاہ عنایت آئے میرے بوہے  
 شکر کیتا اج اوہ میرے ہوئے  
 میں بھل گیا تیرے نال نہ گیا  
 تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا  
 جب آپ کافیاں گا چکے تو حضرت شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ نے مغنیہ سے پوچھا تو بلھا  
 ہے۔ آپ نے کہا میں بلھا نہیں بھلا ہوں یعنی بھولا بھٹکا ہوا ہوں۔  
 پیر نے آپ کو گلے سے لگا لیا۔ معرفت کا چھینا ہوا خزانہ واپس کر دیا اور کہا کہ  
 اب یہ تمہاری مستقل دولت ہے۔ اسے کوئی نہیں چھینے گا۔

### 15- شاعری

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ پنجابی زبان کے عظیم المرتبت شاعر تھے۔ ایک طرف ان کی ذات فیوض و برکات کا سرچشمہ تھی تو دوسری طرف ان کی شاعری اپنے اندر اثر و تاثیر اور سوز و گداز کا ایک خزانہ لئے ہوئے تھی۔ انہوں نے جو کچھ کہا ہے اس میں اپنا دل نکال کر رکھ دیا ہے۔ ان کا ہر شعر روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اور دل کی پہنائیوں



میں اتر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے پاکیزہ نغموں سے پنجاب کے گاؤں، قصبے اور شہر گونج اٹھے۔ ان کی شاعری کی شہرت اپنے وطن سے نکل کر دور دور پھیلی۔ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس سے تعلیم یافتہ طبقہ بھی لطف اندوز ہوتا ہے اور ناخواندہ طبقہ بھی، ان کے اشعار میں لذت محسوس کرتا ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کو فنا فی اللہ کا مقام دیتے ہیں۔

بھلیا شوہ دی ذات نہ کائی      میں شوہ عنایت پایا ہے  
(اے بھلیا اللہ کی کوئی ذات نہیں ہے اور مجھے اپنے پیر عنایت شاہ میں  
اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے)

نہ تیرا اے نہ میرا اے      جگ فانی جھگڑا حمید اے  
بناں مرشد راہبر کیہدا اے      پڑھ فاذا کرونی اذکرم  
لب پر ہر وقت پیر کا نام جاری ہے۔

عنایت دم دم مال چتاریا      سالوں آ مل یار پیاریا  
وحدت کے دریا میں پیر نے ناخدائی کی۔

جد میں سبق عشق دا پڑھیا      دریہ دیکھ وحدت دا دریا  
گمسن گھیراں دے وج اڑیا      شاہ عنایت لایا پار

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام توحید باری تعالیٰ فنا فی اللہ، وحد الوجود اور ہمرادست کی تفسیر ہے۔

حضرت بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ عشق الہی کو دشوار گزار منزل سمجھتے تھے کیونکہ شان کبریائی بڑی بے نیاز ہے۔ وہاں بڑی سے بڑی قربانی اور نیک کمائی کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا۔

بھروسا کی آشنائی دا      ڈر لگدا بے پروا ہی دا  
ابراہیم چخا وج پائیو      سلیمان لوں بھٹھ جھکائیو



یونس مچھلی توں نگلایو پھر یوسف مصر دکائی دا  
اللہ سے محبت کا بھروسہ نہیں۔ اس کی شان بے نیازی سے ڈر لگتا ہے۔ اس نے  
ابراہیم کو آگ میں ڈالا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھٹی میں ایندھن ڈالا۔  
حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا اور حضرت یوسف علیہ السلام جیسے صاحب  
جمال مصر کے بازار میں فروخت ہوئے۔

توحید کا نکتہ وحدت خیال میں مضمر ہے۔ کثرت علوم میں نہیں۔

الف اللہ نال رتا دل میرا

مینوں ”ب“ دی خبر نہ کائی

میرا دل (یعنی وحدت سے بھرا ہے۔ مجھے ”ب“ یعنی دوسرے حرف کی  
ضرورت نہیں۔

وحدانیت اور یکتائی کا سبق صرف الف (احد) سے ہی مل سکتا ہے۔

علموں بس کریں او یار

علم نہ آوے وچ شمار اکو الف تیرے درکار

## 16- وصال

آپ کا وصال ۱۱۸۱ھ کے بعد ہوا اور آپ کو قصور میں دفن کیا گیا۔ آپ کا مزار  
اقدس قصور میں مرجع خلافت ہے۔

اللہ رب العزت کی ذات اقدس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در اقدس کی خاک کے  
صدقے ہم سب کی پریشانیاں اور مشکلیں آسان فرمائے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ  
الہی میں قبول و منظور فرمائے۔ (آمین)



## الف - اللہ دِل رَتا میرا

الف - اللہ دِل رَتا میرا  
میںوں ”ب“ دی خبر نہ کائی

ب - پڑھیاں کچھ سمجھ نہ آوے  
الف لذت دی آئی

ع تے غ دا فرق نہ جاناں  
ایہہ گل الف سمجھائی

بلھیا ! قول الف دے پورے  
جیہڑے دل دی کرن صفائی  
(کلام ہلمے شاہ از نذیر احمد ص ۲)

### رین گئی، لٹکے سب تارے

رین گئی، لٹکے سب تارے  
اب تو جاگ مسافر پیارے



آوا گون سرتیں ڈیرے  
ساتھ تیار مسافر تیرے

اجے نہ سنیوں کوچ نقارے  
اب تو جاگ مسافر پیارے

کر لے آج کرن دا ویرا  
بُھڑ نہ ہوسی آون تیرا

ساتھ تیرا چلو چل پیارے  
اب تو جاگ مسافر پیارے

آپو اپنے وطن کو دوڑے  
کیا سردھن کیا نردھن پیارے  
لاہا نام لے لئیو سنبھارے  
اب تو جاگ مسافر پیارے  
موتی ، چوتی ، پارس ، پاسے  
پاس سمندر ، مرو پیاسے

کھول اکھیں ، اٹھ بوہ بیکارے  
اب تو جاگ ، مسافر پیارے  
بلھا ! شدہ دی پیری پڑیے  
غفلت چھوڑ کجھ حیلہ کریے



مرگ جتن بن کھیت اُجاڑے  
اب تو جاگ مسافر پیارے  
(قانونِ عشق از انور علی رودکی کافی نمبر ۲)

آپے پائیاں کنڈیاں  
آپے پائیاں کنڈیاں نی آپے کھچدائیں ڈور  
ساڈے دل مکھڑا موڑ وے پیارے  
عرشی کرسی تے بانگاں ملیاں 'کے پے گیا شور  
ڈولی پا کے لے چا، کھیرے' تاں کجھ عذر نہ زور  
جے مائے تینوں کھیرے پیارے 'ڈولی پا دئیں ہور  
بلھے شاہ <sup>بھٹہ</sup> اساں مرنا ناہیں 'مر جاوے کوئی ہور  
ساڈے دل مکھڑا موڑ وے پیارے

(کلیات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۶)

## اپنا دس ٹکانا

اپنا دس ٹکانا 'کدھروں آیا' کدھر جانا؟  
جس ٹھانے دا مان کریں توں  
اوسنے تیرے نال نہ جانا



۳۰

ظلم کریں تے لوک ستاویں  
کسب پھڑیو لٹ کھانا

کر لے چاوڑ چار دیہاڑے  
اوڑک توں اٹھ جانا

شہر خموشاں دے چل ویسے  
جتھے ملک سمانا

بھر بھر پور لنگھاوے ' ڈاہڈا  
ملک الموت مہانا !

اینہراں سمھناں تھیں ہے بٹھا  
اوگنہار پرانا

اپنا دس ٹکانا ' کدھروں آیا ' کدھر جانا؟

(کلام بلیے شاہ از نذیر احمد ص ۶)

## اپنے سنگ رلائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے ! اپنے سنگ رلائیں  
پہلے نیونہہ لگایا سی تیں ' آپے چائیں چائیں  
میں لایا اے کہ تده لایا ' اپنی اوڑ نبھائیں  
راہ پواں تاں دھاڑے بیلے ' جنگل ' لکھ ' بلائیں



بھوکن چیتے ' تے چت مچے ' بھوکن کرن ادا نہیں!  
پار تیرے جگا تر چڑھیا ' کنڈھے لکھ بلائیں  
ہول دلی توں تھر تھر کبدا ' بیڑا پار لنگھائیں  
کر لئی بندگی رب سچے دی ' پون قبول دعائیں  
بلھے شاہ تے شاہاں دامکھڑا گھونگھٹ کھول دکھائیں  
اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں  
(کلمات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۵)

## اُٹھ چلے گوانڈھوں یار

اٹھ چلے گوانڈھوں یار  
رہا ہن کیہہ کرے !

اٹھ چلے ' ہن رہندے ناہیں  
ہویا ساتھ تیار  
رہا ہن کیہہ کرے

چاروں طرف چلن دے چرے  
ہر سو پئی پکار  
رہا ہن کیہہ کرے



ڈھانڈ کلیجے بل بل اٹھ دی!

بن دیکھے دیدار

رتا ہن کیہہ کرے

بلھا! شوہ پیارے باجھوں

رہے ارار نہ پار

رتا ہن کیہہ کرے!

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۸)

## اک الف پڑھو

اک الف پڑھو چھٹکارا اے

اک الفوں دو تن چار ہوئے

پھر لکھ، کروڑ، ہزار ہوئے

پھر اوتھوں باجھ شمار ہوئے

ہک الف دا نکتہ نیارا اے

کیوں پڑھنا ایں گڈ کتاباں دی

سرچا ناں ایں پنڈ عذاباں دی

ہن ہوئیو شکل جلاداں دی

اگے پنڈا مشکل بھارا اے



بن حافظ حفظ قرآن کریں  
پڑھ پڑھ کے صاف زبان کریں  
پھر نعمت وچ دھیان کریں  
من پھر دا جیوں ہلکارا اے

بلھا بی بوڑھ دا بویا سی!  
اوہ برچھ وڈا جا ہویا سی  
جد برچھ او 'فانی ہویا سی!  
پھر رہ گیا جی اکارا اے  
اک الف پڑھو چھٹکارا اے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۱)

## اک ٹونا

اک ٹونا اچنبا گاواں گی  
میں رٹھا یار مناداں گی

ایہہ ٹونا میں پڑھ پڑھ پھوکاں  
سورج اگن جلاواں گی



اکھیاں کا جل، کالے بادل

بھواں سے آندھی لیاواں گی

ست سمندر دل دے اندر

دل سے لہر اٹھاواں گی

بجلی ہو کر چمک ڈراواں

بادل ہو گر جاواں گی

عشق انگیٹھی ہر مل تارے

چاند سے کفن بناواں گی

لا مکان کی پڑی اوپر

بہہ کر ناؤ بجاواں گی

لائے سواں میں شوہ گل اپنے

تد میں نار کہاواں گی

اک ٹوٹا اچنبا گاواں گی

میں رٹھا یار مناواں گی

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۱۱۰)



## اماں بابے دی بھلیائی

اماں بابے دی بھلیائی، اوہ ہن کم اساڈے آئی  
اماں بابا چور دھراں دے، پتر دی وڈیائی  
دانے اتوں گت بگتی، گھر گھر پئی لڑائی  
اساں قضیئے تدا میں جالے جد کنک اونہاں لڑکائی  
کھائے خیرا تے پھائیے جمعہ الٹی دستک لائی

طوطے مار باغاں تھیں، کڈھے الور ہن اس جائی  
اماں بابے دی بھلیائی، اوہ ہن کم اساڈے آئی

(کلیات ہمسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۶)

## اک نقطے وچ گل مکدی اے

پھڑ نقطہ، چھوڑ حساباں نوں  
کر دور کفر دیاں باباں نوں  
لاہ دوزخ، گور عذاباں نوں  
کر صاف دلے دیاں خواہاں نوں  
گل ایسے گھر وچ ڈھکدی اے

اک نقطے وچ گل مکدی اے



انویں متھا زمین گھسائیڈا  
پالما محراب وکھائیڈا  
پڑھ کلمہ لوک ہسائیڈا  
دل اندر سمجھ نہ لیا ئیڈا  
کدی سچی بات بھی لکدی اے  
اک نقطے وچ گل مکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی  
گل نیلے جاے پائے جی  
جج وپیج ، ٹکے لے کھائی جی  
بھلا ایہہ گل کیہنوں بھائے جی  
کدی سچی گل بھی رکدی اے  
اک نقطے وچ گل مکدی اے

اک جنگل بحریں جاندے نی  
اک دانہ روزے کھاندے نی  
بے سمجھ وجود تھکاندے نی  
گھر آون ہو کے ماندے نی  
ایویں چلیاں وچ جندسکدی اے

اک نقطے وچ گل مکدی اے



پھر مرشد عبد خدائی ہو  
وچ مستی بے پروائی ہو  
بے خواہش بے نوائی ہو  
وچ دل دے خوب صفائی ہو  
بلھا بات سچی کدوں رُکدی اے

اک نقطے وچ گل مکدی اے

(کلیات ہمسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۲)

اُلٹے ہو زمانے آئے

اُلٹے ہو زمانے آئے

کاں لگڑنوں مارن لگے، چڑیاں جرے ڈھائے

عراقیاں نوں پئی چابک پوندی گدوں خود پوائے

اپنیاں وچ الفت ناہیں، کیا چاچے کیا تائے

یہ پتراں اتفاق نہ کائی، دھیاں نال نہ مائے

سجیاں نوں پئے ملدے دھکے، جھوٹے کول بہائے

اگلے جا بنگاہ لے بیٹھے، پھللیاں فرش دچھائے



بھوریاں والے راجے کیتے، راجیاں بھیکھ منگائے  
بکھا! حکم حضوروں آیا، تس نوں کون ہٹائے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۴)

## آمل یار اسار لے میری

آمل یار سار لے، میری جان دکھاں نے گھیری!

اندر خواب وچھوڑا ہویا، خبر نہ پیندی تیری

سجی، بن وچ لٹی سائیاں، چور شنگ نے گھیری

ملاں قاضی راہ بتاون، دین دھرم دے پھیرے

ایہہ تاں ٹھگ نیں جگ دے جھیوڑا لون جال چو پھیرے

کرم شرع دے دھرم بتاون، سنگل پاون پیری

ذات مذہب ایہہ عشق نہ پچھدا، عشق شرع دا ویری

ندیوں پار اے ملک سجن دا، لہر لو بھ نے گھیری

ستگور بیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائی اے دیری

بلھے شاہ! شوہ تینوں ملسی، دل نوں دیہہ دلیری

پتیم پاس! تے ٹولنا کس نوں؟ بھلیوں شکر دوپہری

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۵)



اب ہم ایسے گم ہوئے

اب ہم ایسے گم ہوئے پریم نگر کے شہر

اپنے آپ نوں سودھ رہے ہیں نہ سر ہاتھ نہ پیر

کھوئی خودی اپنا پد چیتا ' تب ہوئی گل خیر

بلھا ' شوہ ہے دوہیں جہانیں ' کوئی نہ دسدا غیر

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۶)

## اک حرف سی حرفی

۱۔ آوندیاں توں میں صدقہ دے ہاں ' جیم جانڈیاں توں سروارنی ہاں

مٹھی پیت انوکھری لگ رہی گھڑی پل نہ یارو سارنی ہاں

کیسے ہڈکاڈڑے پئے مینوں اونسیاں پاوندی کاٹک اڈارنی ہاں

بلھا ! شوہ تے کھلی میں ہوئی ' ستی بیٹھی یار پکارنی ہاں

بلھا ! کیہ جاناں میں کون؟

بلھا ! کیہ جاناں میں کون

نہ میں مومن وچ مسیتاں

نہ میں وچ کفر دیاں ریتاں



نہ میں پا کاں وچ پلیتاں

نہ میں موسیٰ ' نہ فرعون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں اندر بید کتاباں

نہ بھنگاں نہ وچ شراباں

نہ وچ دنداں مست خراباں

نہ وچ جاگن نہ وچ سون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں وچ شادی ' نہ غمناکی

نہ میں وچ پلیتی پاکی

نہ میں آبی ' نہ میں خاکی

نہ میں آتش ' نہ میں پون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں عربی نہ میں لہوری

نہ میں ہندی شہر نگوری

نہ ہندو نہ ترک پشوری

نہ میں ریندا وچ چندون



بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

نہ میں بھیت مذہب دا پایا

نہ میں آدم حوا جایا

نہ میں اپنا نام دھرایا

نہ وچ بیٹھن، نہ وچ بھون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

اول آخر آپ نوں جاناں

نہ کوئی دوجا ہور پچھاناں

میتھوں ودھ نہ کوئی سیاناں

بلھا ! شوہ کھڑا ہے کون

بلھا کیہہ جاناں میں کون؟

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۲۷)

## بلھے نوں سمجھاؤن آئیاں

بلھے نوں سمجھاؤن آئیاں بھیناں تے بھر جائیاں !

من لے بلھیا ساڈا کہنا، چھڈ دے پلا رائیاں

آل نبی ﷺ اولاد علیؑ تون کیں لیکاں لائیاں؟“



”جیہڑا سانوں سیّد سدّے دوزخ ملن ہزائیاں  
جو کوئی سانوں رائیں آکھے، بہشتیں پینگھاں پائیاں“  
رائیں، سائیں سمھن تھائیں، ربّ دیاں بے پروائیاں  
سوہنیاں پرے ہٹائیاں، تے کو جھیاں لے گل لائیاں  
جے توں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جارائیاں  
بلھے شاہ دی ذات کیہہ پچھنائیں، شاکر ہو رضائیاں  
(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۱۹)

## بھینا! میں کتدی کتدی ہٹی

بھینا! میں کتدی کتدی ہٹی!

کچھی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ دچ رہ گئی جٹی  
اگے چرخہ، کچھے پیڑھا، میرے ہتھوں تند تڑٹی  
بھوندا بھوندا اورا ڈگا، چب ابھی، تند ٹٹی  
بھلا ہو یا میرا چرخہ ٹٹا، میری جند عذابوں چھٹی  
داج دیج نوں اُس کیہہ کرنا جس پریم کٹوری مٹھی  
اوہو چور میرا پکڑ منگاؤ، جس میری جند مٹھی  
بلھا! شوہ! نے ناچ نچائے دھم پئی کر کٹی



بھینا ! میں کتدی کتدی ہٹی

(کلام پلے شاہ از نذیر احمد ص ۲۰)

پاندھیا ہو!

جھب سکھ داسینو ہڑا لیاویں وے

پاندھیا ہو !

میں دہڑی میں کبڑی ہویاں  
میرے دکھڑے سب بتلاویں وے

پاندھیا ہو !

”گھٹی لٹ گل‘ ہتھ پراندا“  
ایہہ کھندیاں نہ شرماویں وے

پاندھیا ہو !

یاراں لکھ کے کتابت بھیجی  
کے گوشے بہہ سمجھاویں وے

پاندھیا ہو !



بلھا! شوہ دیاں مڑن مہاراں  
لے پتیاں توں جھب دھاویں دے

پاندھیا ہو !

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۱)

## پانی بھر بھر گئیاں سہے

پانی بھر بھر گئیاں سہے ، آپو اپنی وار  
اک بھرن آئیاں ، اک بھر چلیاں  
اک کھلیاں نیں بانہہ پیار

ہار حمیلاں پیا گل وچ ، بانہیں چھنکے چوڑا  
کنیں بک بک جھممر بالے ، سب اڈمیر پولا  
مڑ کے شوہ نے جھات نہ پائی اینویں گیا شنگار

پانی بھر بھر گئیاں سہے آپو اپنی وار

ہتھیں مہندی ، پیریں مہندی ، سرتے دھڑی گندائی  
تیل پھلیل ، پاناں دا پیڑا ، وندیں مسی لائی  
کوئی جو سد پیو نے کجھی ، وریا گھر بار

پانی بھر بھر گئیاں سہے آپو اپنی وار



بکھا! شوہ دے پندھ پویں جے، تاں توں راہ پچھانے

”پوں ستاراں“ پاسیوں منگیا، دا پیا ترے کانے“

گوئگی، ڈوری، کملی ہوئی، جان دی بازی ہار

پانی بھر بھر سکیاں سکھے آپو اپنی وار

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۲)

## پیتاں لکھاں میں شام نوں

پیتاں لکھاں میں شام نوں مینوں پیا نظر نہ آوے

آنگن بنا ڈراؤنا، کت بدھ رین وھاوے

پاندھے پنڈت جگت کے میں پوچھ رہی آں سارے

پوچھی بید کیا دوس ہے جو الٹے بھاگ ہمارے

بھایا دے جوتھیا! اک جی بات بھی کہو!

جے میں ہینی بھاگ دی، تم چپ نہ رہو!

بھج سکاں تے بھج جاں، سچ عشق فقیری

دوڑی، تلڑی، چوڑی گل پریم زنجیری

نیند گئی کت دیش نوں اوہ بھی دیرن میری

مت سفنے میں آن ملے، اوہ نیندر کھدی



رو رو جیو و لاندیاں غم کرنی آں دونا  
نینوں نیر بھی ناں چلن ، کسے کیتا ٹونا  
ساجن تمری پیت سے مجھ کو ہاتھ کیہہ آیا  
چھتر سولاں سر جا لیا پر تیرا پنٹہ نہ پایا  
پریم نگر چل وسیئے ، جتھے دے کنت ہمارا  
بکھا ! شوہ توں متگنی ہاں بے دے نظارا  
(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۳)

## تانگہ ماہی دی جلیاں

تانگہ ماہی دی جلی آں  
نت کاگ اڈاواں کھلیاں  
کوڈی دھڑی پلے نہ کائی ، پار وچن نوں میں سدھرائی  
نال ملاں دے نہیں اثنائی جھیراں کراں وللیاں  
نیں چندل دے شود کنڈے ، گھسن گھیر وچ ٹھاٹھاں مارے  
ڈب ڈب موئے تارو بھارے ، بے شور کراں تے جھلی آں  
نیں چندل دے ڈونگھے پاہے ، تارو غوطے کھاندے آہے  
ماہی مینڈے پار سدھائے ، میں کیول وہیاں کھلیاں



نیں چندل دیاں تارو پھاٹاں کھلی اڈیکاں ماہی دیاں واٹاں  
 عشق ماہی دے لائیاں چاٹاں جے کوکاں تاں میں گلیاں  
 پار جھناؤں جنگل بیلے ' اوتھے خونی شیر بکھیلے  
 جھب رب مینوں ماہی میلے ' میں ایس فکر وچ گلیاں  
 ادھی رات لکھدے تارے ' اک لکھے ' اک لکھن ہارے  
 میں اٹھ آئی مدی کنارے ' ہن پار لکھن نوں کھلی آں

میں من تارو سار کیمہ جاتاں ' ونجھ چپا نہ ' تلا پراتا  
 کھمن گھیر نہ ٹانگ نکاتا ' رو رو پھاٹاں تکیاں  
 بلھا! شوہ گھر میرے آدے ' ہار سنگار میرے من بھاوے  
 منہ مکٹ ' متھے تلک لگاوے: جے دیکھے تاں میں بھلی آں  
 تھنکھ ماہی دی جلی آں  
 نت کاگ اڈاواں کھلیاں

(کلامِ بلیے شاعر از نذیر احمد ص ۴۴)

تو نہیوں ہیں ' میں ناہیں سبنا

تو نہیوں ہیں ' میں ناہیں دے سبنا!

تو نہیوں ہیں ' میں ناہیں !



کھولے دے پر چھاویں وانگوں گھم رہیاں من ماہیں  
جے بولاں توں نالے بولیں، چپ رہواں من ماہیں  
جے سوواں توں نالے سونویں، جاں تراں توں راہیں  
بکھا! شوہ گھر آیا ساڈے، جندڑی گھول گھمائیں  
تونہیوں ہیں، میں ناہیں وے سجا!  
تونہیوں ہیں، میں ناہیں!

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۵)

## تیرے عشق نچایا

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا

تیرے عشق نے ڈیرا میرے اندر کیتا

بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پیتا

جھبڈے بوہڑیں وے طیبیا نہیں تے میں مر گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا

چھپ گیا وے سورج، باہر رہ گئی آ لالی

وے میں صدقے ہوواں، دیویں مڑ جے دکھالی

پیرا! میں بھل گئی آں! تیرے نال نہ گئی آ



تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عٹھے دے کولوں مینوں ہٹک نہ مائے  
لاہو جاندڑے بیڑے کیہڑا موڑ لیاے  
میری عقل جو بھلی نال مہانیاں دے گئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

ایس عٹھے دی جھنگی وچ مور بولیندا  
سانوں قبلہ تے کعبہ ' سوہنا یار دیندا  
سانوں گھائل کر کے پھیر خبر نہ لئی آ

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

بلھا! شوہ نے آندا ' مینوں عنایت دے بوہے  
جس نے مینوں پوائے چولے سادے تے سوہے  
جاں میں ماری ہے اڈی مل پیا ہے وہیا

تیرے عشق نچایا کر تھیا تھیا !

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۲۷۲)



## جس تن لکيا عشق کمال

جس تن لکيا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال

درد منداں نوں کوئی نہ چھیڑے

جس نے آپے دکھ سہیڑے

جمنا جیونا مول اُگھیڑے

بونجھے آپ خیال

جس تن لکيا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال

جس نے ویس عشق دا کیتا

دھر درباروں فتویٰ لیتا

جدوں حضوروں پیالہ پیتا

کچھ نہ رہیا جواب سوال

جس تن لکيا عشق کمال

ناچے بے سرتے بے تال



جس دے اندر وسیا یار  
اٹھیا یارو یار پکار

نہ اوہ چاہے راگ نہ تار  
اینویں بیٹھا کھیڈے حال

جس تن لکيا عشق کمال  
تاچے بے سرتے بے تال

بلہا! شوہ نگر سچ پایا  
جھوٹا رولا سبھ سنایا

سچیاں کارن سچ سنایا  
پایا اس دا پاک جمال

جس تن لکيا عشق کمال  
تاچے بے سرتے بے تال

(کلام پیر شہزادہ احمد ص ۲۹۲۸)



## جند کڑکی دے منہ آئی

آپے ہیں توں لحمک لحمی آپے ہیں تو نیارا  
گلاں سُن سُن تیریاں میرا ، عقل گیا اڈاسارا  
شریعت توں بے شریعت کر کے ، بُھلی کھمھن وچ پائی

جند کڑکی دے منہ آئی

ذّرہ عشق تساڈا دِسدا پر بت کولوں بھارا  
اک گھڑی دے دیکھن کارن چک لیا جگ سارا  
کیتی محنت ملدی ناہیں ، ہن کیہہ کرے گا

جند کڑکی دے منہ آئی

واویلا کیہہ کرناں جندے ، جو ساڑے سو ساڑے  
سُکھاں دا اک پولا ناہیں ، دُکھاں دے کھلواڑے  
ہونی سی جو اُس دن ہوئی ، ہن کیہہ کریئے بھائی

جند کڑکی دے منہ آئی

صلاح نہ من دا وات نہ پچھدا ، آکھ دیکھاں کیہہ کردا  
کل میں کملی تے اوہ کملا ، ہن کیوں میتھوں ڈر دا  
اوہلے بہہ کے رمز چلائیں ، دل نوں چوٹ لگائی



جند کڑکی دے منہ آئی

سینے بان دھندالال گلے وچ 'اس حالت وچ جالاں  
چاچا سر بھونیں تے ماراں ' رو رو یار سنبالاں  
اگے وی سیاں نہیوں لگایا ' کہ میں ہی پریت لگائی  
جند کڑکی دے منہ آئی

جگ وچ روشن نام تساڈا ' عاشق توں کیوں ندے ہو  
وسو رسو وچ بکل دے ' اپنا بھیت نہ دسدے ہو  
وچکڑے وچکاروں پھڑ کے میں الٹی کر لٹکائی  
جند کڑکی دے منہ آئی

اندر والیاں باہر آویں ' بانہوں پکڑ کھلوواں  
ظاہر میتھوں لگن چھین ' باطن کو لے ہوواں  
ایسے باطن پھٹی زلیخا ' میں باطن بر لائی  
جند کڑکی دے منہ آئی

آکھیاں سی آکھ سنایاں ' مچلا سن دا ناہیں  
ہتھ مروڑاں تلیاں پھوڑاں ' روواں ڈھانیں ڈھانیں  
لہنے تھیں مڑ دینا ہویا ' ایہہ تیری بھلیائی  
جند کڑکی دے منہ آئی



اک اک لہر اجیہی آوے، نہیں دسٹیاں سو دسیاں  
سچ آکھاں تاں سولی پھاہا، جھوٹھ کہاں تاں وساں  
ایسی نازک بات کیوں آکھاں، کہندیاں ہووے پرانی

جند کڑکی دے منہ آئی

وجی وسیلہ پاکاں دا، تسی آپے ساڈے ہوو  
جاگدیاں، سنگ ساڈے جاگو: سوواں، نالے سوو  
بس نے تیں سنگ پریت لگائی، کیہڑے سکھ سوائی

جند کڑکی دے منہ آئی

ایسیاں لیکاں لائیاں مینوں، ہور کئی گھر گالے  
اُپر واروں پاویں جھاتی، وتیں پھریں دو آلے  
لگن چھپن تے چھل جاون، ایہہ تیری وڈیائی

جند کڑکی دے منہ آئی

تیرا میرا نیاؤں نبیڑے، روموں قاضی آوے  
کھول کتاباں کرے تسلی، دوہاں اک بتاوے  
بھر میاں قاضی میرے اُتے، میں قاضی بھرمائی

جند کڑکی دے منہ آئی



بکھا ! شوہ توں کہیا جیہا ، ہن تو کہیا میں کیکھی  
 تینوں جو میں ڈھونڈن لگی ، میں بھی آپ نہ رہی  
 پایا ظاہر باطن تینوں ، باہر اندر رشنائی  
 جند کڑکی دے منہ آئی

(کلیات ہمسے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۵۲)

## جو رنگ رنگیا گوہر ارنگیا

جو رنگ رنگیا گوڑھا رنگیا ، مرشد والی لالی او یار  
 درمعانی دی دھوم مچی ہے ، نیناں توں گھنڈاٹھالیں او یار  
 زلف سیاہ وچ ہے ید بیضا ، اوہ چکار دکھالیں او یار  
 کُن فیکُون آوازہ ہویا ، رتی میم دکھالی او یار  
 احد کولوں احمد ہویا ، بسمل میم نکالی او یار  
 پاک محمد پیدا ہویا ، چوداں طبق دا والی او یار  
 اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ نازل ہویا قَالُوا بَلٰی کل ڈالی او یار  
 کُلِ شَیْءٍ کر کھنڈ مچی ہے ، اپنا آپ سنبھالیں او یار



سورہ یسین، منزل والا، بدلہ کچھ دوا لیں او یار  
لَا تَتَحَرِّكْ ذَرَّةَ لَكْهِيو، دوزخ کیس نوں ڈالیں او یار

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ كُولُوں حتی دی رمز چھپانیں او یار  
شب معراج نبی جی والا، اوہا وصل وصالیں او یار

یا رب خلقت پیدا کیتی، دنیا خواب خیالی او یار  
صُمُّ بُكْمٌ عُمَى ہوئی آں، لائیاں دی لج پالیں او یار

مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، موتی نوں پھیر جوا لیں او یار  
اوکھا جیہڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر لٹکالیں او یار

ہر شے اندرتوں آپے ہیں، آپے ویکھ وکھالیں او یار  
بکھا! شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ وکھالیں او یار

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مرشد والی لالی او یار

(شرح کلام بلھے شاہ از میاں ظفر مقبول کافی نمبر ۷۵)



## چپ کر کے کریں گزارا

چپ کر کے کریں گزارے نوں

سچ سن کے لوگ نہ سہندے نیں

سچ آکھے تاں گل پیندے نیں

پھر سچے پاس نہ بہندے نیں

سچ مٹھا عاشق پیارے نوں

سچ شرع کرے بربادی اے

سچ عاشق دے گھر شادی اے

سچ کردا نویں آبادی اے

جیہا شرع طریقت ہارے نوں

چپ عاشق توں نہ ہندی اے

جس آئی سچ سو گندی اے

جس ماحل سہاگ دی گندی اے

مچھ دنیا ' کوڑ پیارے نوں



بکھا شوہ سچ ہن بولے ہیں  
سچ شرع طریقت پھولے ہیں  
گل چوتھے پدوی کھولے ہیں  
جیہا شرع طریقت ہارے نوں  
چپ کر کے کریں گزارے نوں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۵۴)

## چلو دیکھئے اوس مستانڑے نوں

چلو دیکھئے اوس مستانڑے نوں  
جہدی ترنجاں دے دج پئی اے دم  
اوہ تے مے وحدت دج رنگدا اے  
نہیں ”محمد“ ذات دے کیہہ ہو تم  
جیہدا شور چو پھیرے پیندا اے  
اوہ کول تیرے نت رہندا اے  
نالے ”نَحْنُ اقْرَبُ“ کہندا اے  
نالے آکے ”وَلٰہِیْ اَنْفُسُکُمْ۔“



محمد جھوٹ بھرم دی ہستی نوں  
کر عشق دی قائم مستی نوں  
کئے پہنچ جن دی ہستی نوں  
جیہڑے ہو گئے صم ، بُکھم غمی

نہ تیرا اے ، نہ میرا اے  
جگ فانی جھکڑا جھیرا اے  
ہناں مرشد راہبر کھڑا اے  
پڑھ : ” فَادْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ ”

بلے شاہ ! ایہہ بات اشارے دی  
جہاں لگ لگی تہنکھ نظارے دی  
دس پیندی گمر ونبارے دی  
ہے ہٰذَا اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْکُمْ ا

(رکبات بلے شاہ فقیر و فقیر کا فیضان برہمہ)

خلق تماشاے آلی یار

خلق تماشاے آئی یار  
اج کیہہ کیہا؟ کل کیہہ کرنا؟ بھٹھ ساڈا آیا  
ایسی واہ کیاری نبی ، چڑیاں کھیٹ دھجایا



اک الانہبا سیاں دا ہے ، دوجا ہے سنسار

ننگ ناموس اتھوں دے اتھے ، لاہ پکڑی بھونیں مار!

نڈھا کردا ، بڈھا کردا ، آپو اپنی واری

کیہ بی بی ، کیہ باندی لونڈی ، کیہ دھوبن بھٹھیری

بلھا شوہ نوں ویکھن جاوے ، آپ بہانہ کردا

گونو گونی بھانڈے گھڑ کے ٹھیکریاں کر دھردا

ایہہ تماشا دیکھ لے چل پو ، اگلا دیکھ بازار

واہ واہ چھنج پئی دربار ، خلق تماشے آئی یار

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۵)

## دل لوچے ماہی یار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں

اک ہس ہس گلاں کردیاں

اک روندیاں دھوندیاں مردیاں

کہو پھلی بسنت بہار نوں

دل لوچے ماہی یار نوں



میں نہاتی دھوتی رہ گئی  
اک گنڈھ ماہی دل بہہ گئی

بھاء لائیے ہار سنگار نوں  
دل لوچے ماہی یار نوں

میں کملی کیتی دوتیاں  
ڈکھ گھیر چو پھیروں لیتیاں

گمر آ ماہی دیدار نوں  
دل لوچے ماہی یار نوں

بٹھا ! شوہ میرے گمر آیا  
میں گھٹ رانجھن گل لایا

ڈکھ گئے سمندر پار نوں  
دل لوچے ماہی یار نوں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۵۹)

ڈھلک گئی چہ رخے دی ہتھی

ڈھلک گئی چہ رخے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے  
ٹکے نوں دل پے پے جاندے، کون لہار سداوے



تکے دے ول لاہیں لہارا، تنڈی ٹٹ ٹٹ جاوے  
 گھڑی گھڑی ایہہ جھولے کھاندا، چھلی اک نہ لاہوے  
 پیتا نہیں جو بیڑی بنھاں، باو ہتھ نہ آوے  
 چھڑیاں اتے چوڑ ناہیں ماہل پئی بڑ لاوے  
 ڈھلک گئی چرنے دی ہتھی، کتیا مول نہ جاوے  
 دن چڑھیا کد گزرے، مینوں پیارا مکھ دکھلاوے  
 ماہی چھڑ گیا نال مہیں دے کتن کس نوں پھاوے  
 جسے ول یار اتے ول اکھیں، دل میرا بیلے دھاوے  
 تنجن کتن سدن سیاں، برہوں ڈھول و جاوے  
 عرض ایہو مینوں آن ملے، ہن کوئی وسیلہ جاوے  
 سے مناں داکت لیا بلھا، مینوں شوہ گل لاوے  
 دن چڑھیا کد گزرے، مینوں پیارا مکھ دکھلاوے  
 (کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۷)

## رانجھارا رانجھا کردی

رانجھا رانجھا کردی ہن میں آپے رانجھا ہوئی  
 سدو مینوں ”دھیدو رانجھا“ ”ہیر“ نہ آکھو کوئی



رانجھا میں دج ' میں رانجھے دج ' غیر خیال نہ کوئی  
میں نہیں ' اوہ آپ ہے ' اپنی آپ کرے دلجوئی  
جو کچھ ساڈے اندر دے ذات اساڈی سوئی  
جس دے تال میں ننونہ لگایا اوہو جیہی ہوئی  
چٹی چادر لاه سٹ کڑیے ' پہن فقیراں لوئی  
چٹی چادر داغ لکسی ' لوئی داغ نہ کوئی  
تخت ہزارے لے چل بلھیا ' سیالیں ملے نہ ڈھوئی  
رانجھا رانجھا کردی ہن میں آپے رانجھا ہوئی

(کلام پلے شاہ از غزلیہ احمد ص ۱۸)

## روزے حج نمازنی مائے

روزے ' حج ' نمازنی مائے

مینوں پیانے آن بھلائے

جاں پیا دیاں خبراں پھیاں

منطق ' نحو سکے بھل سکھیاں

اس انھد دے تار بجائے

روزے ' حج ' نمازنی مائے



مینوں پیانے آن بھلائے  
جاں پیا میرے گھر آیا

بھلی مینوں شرح وقایہ  
ہر مظہر وچ اوہا دسدا  
اندر باہر جلوہ اس دا  
لوکاں خبر نہ کائے

روزے، حج، نماز نی مائے  
مینوں پیانے آن بھلائے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۳۹)

سب اکو رنگ کیا ہیں دا

سب اکو رنگ کیا ہیں دا  
تانی، تانا، پٹا، نلیاں

پیٹھ، نڑا، تے جھباں چھلیاں  
آپو اپنے نام جتاون

وگھو، وکھی جاہیں دا  
سب اکو رنگ کیا ہیں دا



چوئی، پینسی، کھدر، دھوتر  
ملل، خاصہ اکا سوتر

پونی وچوں باہر آوے  
بھگوا بھیس گو سائیں دا  
سب اکو رنگ کیاہیں دا  
کڑیاں ہتھیں چھاپاں چھلے

آپو اپنے نام سولے  
سجا ہکا چاندی آکھو

کنکن چوڑا باہیں دا  
سب اکو رنگ کیاہیں دا

بھیڈاں بکریاں چارن والا  
اٹھ مجھیاں دا کرے سنبالا  
روڑی اتے گدوں چارے  
اوہ بھی واگی گائیں دا

سب اکو رنگ کیاہیں دا

بکھا شوہ ذات کیہہ پچھنائیں  
شاگر ہو رضائیں دا



جے توں لوڑیں باغ بہاراں

چاکر ہو ارائیں دا

سب اکو رنگ کپاہیں دا

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۷)

ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑ وے پیاریا

ساڈے ول مکھڑا موڑ

آپے لائیاں کنڈیاں تیں

تے آپے کھچدا ڈور

عرشی کرسی تے بانگاں ملیاں

مکے پے گیا شور

ڈولی پا کے لے چلے کھیڑے

نہ کجھ عذر نہ زور

جے مائے تینوں کھیڑے پیارے

ڈولی پا دیویں ہور

بکھا شوہ اسماں مرنا ناہیں

مر جاوے کوئی ہور



۶۷

ساڈے دل کھڑا ہوڑ چارے

ساڈے دل کھڑا ہوڑ

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۶۷)

سیونی رل دیو و دھائی

سیونی رل دیو و دھائی

میں ور پایا رانجھا باہی

اج باں روز مبارک چڑھیا

رانجھا ساڈے دیوے و دیوے وڑیا

ہتھ کھوٹھی سر کھیل دھریا

چاکاں والی شکل بنائی

کٹ گوال دے اندر رلدا

جنگل جو ہاں وچ کس مل دا

ہے کوئی اللہ دے دل بھلدا؟

اصل حقیقت خبر نہ کائی

بلھے شاہ اک سودا کیا

پتا زہر پیالہ پتا



نہ کچھ لاہا ٹوٹا لیتا !  
دکھ درداں دی گٹھڑی چائی

سیو نی رل دیو ودهائی  
میں ور پایا رانجھا ماہی  
(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۴۳، ۴۴)

## عشق دی نویوں نویں بہار

عشق دی نویوں نویں بہار

جاں میں سبق عشق دا پڑھیا  
مسجد کولوں جیوڑا ڈریا

ڈیرے جا ٹھا کر دے وڑیا  
جتنے وجدے ناد ہزار

عشق دی نویوں نویں بہار

جاں میں رمز عشق دی پائی  
مینا طوطا مار گوائی

اندر باہر ہوئی صفائی  
جت ول ویکھاں یار و یار



عشق دی نویوں نویں بہار

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے  
بھلی ہیر ڈھوڈی ندی نیلے

رانجھا یار بکل وچ کھیلے  
مینوں سدھ رہی نہ سار

عشق دی نویوں نویں بہار

بید قرآناں پڑھ پڑھ تھکے  
جدے کردیاں گھس گئے متھے

نہ رب تیرتھ ' نہ رب کے  
جس پایا تس نور انوار

عشق دی نویوں نویں بہار

پھوک مصلے ' ٹھن سٹ لوٹا  
نہ پھڑ تسبیح ' عاصا ' سوٹا

عاشق کہندے دے دے دے ہوکا  
"ترک حلالوں ' کھاہ مردار!"

عشق دی نویوں نویں بہار

عمر گوائی وچ مسیتی  
اندر بھریا نال پلیتی!



۷۰

کدے نماز توحید نہ کیتی  
ہن کیہ کرنا ایں شور پکار

عشق دی نویں نویں بہار

عشق بھلایا سجدہ تیرا  
ہن کیوں اینویں پاویں تھیرا

بکھا ہندا چپ بہتیرا  
عشق کریدا مار و مار

عشق دی نویں نویں بہار

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۷۶)

علموں بس کریں او یار

علموں بس کریں او یار  
علم نہ آوے وچ شمار !

جانندی عمر، نہیں اعتبار  
اکو الف ترے درکار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ، لگا دیں ڈھیر  
قرآن کتاباں چار چوپھیر



گردے چائن وچ انھیر  
باجھوں رہبر خبر نہ سار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ شیخ مشائخ ہویا  
بھر بھر پیٹ نیند بھر سویا

جامدی وار نین بھر رویا  
ڈبا وچ ارار نہ پار

علموں بس کریں او یار

پڑھ پڑھ علم ہویا بورا  
بے علماں نوں لٹ لٹ کھانا

ایہہ کی کچا یار بہانا  
کریں تاہیں کدے انکار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں  
اچیاں بانگاں چانگاں ماریں

منبر تے چڑھ کے وعظ پکاریں  
تمیوں کچا حرص خوار



علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ ملاں ہوئے قاضی  
اللہ علماں باہجھوں راضی

ہو دے حرص دنوں دن تازی  
نفع نیت وچ گزار

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ مسئلے روز سناویں  
کھانا شک شبے دا کھاویں

دسیں ہور 'تے ہور کماویں  
اندر کھوٹ ' باہر سچیاں

علموں بس کریں او یار !

پڑھ پڑھ علم نجوم وچارے  
گندارہیا سیں برج ستارے

پڑھے عزیمتاں منتر جھاڑے  
ابجد گئے تعویذ شمار

علموں بس کریں او یار



علموں پئے قصبے ہور  
اکھیں والے انھے کور

پھڑے سعدتے چھڈے چور  
دوہیں جہانیں ہویا خوار

علموں بس کریں او یار !

علموں پئے ہزاراں مہستے  
راہی اٹک رہے وچ رستے  
ماریا ہجر ہوئے دل خستے  
پیا وچھوڑے دا سر بھار

علموں بس کریں او یار !

علموں میاں جی کہاویں  
تبا چک چک منڈی جاویں  
دھیلا لے کے چھری چلاویں  
نال قصاباں بہت پیار

علموں بس کریں او یار !

بہتا علم عزازیل نے پڑھیا  
جھگا جھاہا اوس دا سڑیا  
گل وچ طوق لعنت دا پڑیا  
آخر گیا او بازی ہار

علموں بس کریں او یار !

جد میں سبق عشق دا پڑھیا  
دریا ویکھ وحدت دا وڑیا



۷۴

گھمن گھیراں دے وچ اڑیا

شاہ عنایت کیتا پار !

علموں بس کریں او یار !

بکھا ہے نہ سنی عالم فاضل نہ عالم جنی

اکو پڑھیا علم لدنی وحدت الف میم درکار

علموں بس کریں او یار !

(قانون عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر ۸۰)

کت کڑے نہ وت کڑے

کت کڑے نہ وت کڑے

چھلی لاه بھڑولے گھت کڑے

جے پونی پونی کتیں گی

تاں ننگی مول نہ وتیں گی

سوہریاں دے جے کتیں گی

تاں کاگ مارے گا جھٹ کڑے



۲۵

وج غفلت ہے تمہیں دن جا لے  
کت کے کچھ نہ لبو سنبھالے  
باجھوں گن شوہ اپنے نالے  
تیری کیونکر ہوس گت کڑے

ماں بچو تیرے گنڈھیں پایاں  
ابجے نہ تینوں سر تاں آئیاں  
دن تھوڑے تے چا مکائیاں  
نہ آسیں پیکے وت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے  
بجے داج دھونی جاویں گی  
تاں کسے بھلی نہ بھاویں گی  
اوتھے شوہ نویں کوں رکھاویں گی

کچھ لے فقراں دی مت کڑے  
کت کڑے، نہ وت کڑے

تیرے نال دیاں داج رنگائے نی  
اوہناں سو ہے سالو پائے نی



توں پیرا لے کیوں چائے نی  
جا اوتھے لگی تت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے

بکھا شوہ، گھراپنے آوے  
چوڑا بیڑا سب سہاوے

گن ہوسی تاں گلے لگاوے  
نہیں روسیں نینیں رت کڑے

کت کڑے، نہ وت کڑے  
چھلی لاه بھروٹے گھت کڑے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸۱)

## کتے تیتھوں اتے

راتیں جاگیں، کریں عبادت  
راتیں جاگن کتے، تیتھوں اتے

بھونکنوں بند، مول نہ ہندے

جا روڑی تے تے، تیتھوں اتے



خضم اپنے دا در نہ چھڈوے  
بھانویں وجن جتے ، تیتھوں اتے  
بلے شاہ ! کوئی رخت و ہاج لے  
نہیں تے بازی لے گئے کتے  
تیتھوں اتے  
( کلیات بلے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۳ )

## کدی موڑ مہاراں ڈھولیا!

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا  
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا  
میں خناتی دھوتی رہ گئی  
کوئی گنڈھ جھن دل بہہ گئی  
کوئی خن اولہ بولیا  
کدی موڑ مہاراں ڈھولیا  
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا  
بلھا شوہ ، کدی گھر آوسی



۷۵

میری بلندی بھا بھاادی  
جسیدے دکھال نے موتیہ کھولیا

کدی موڑ مہاراں ڈھولیا  
تیریاں واٹاں توں سر گھولیا  
(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۸۴)

## کرکتن ول دھیان کڑے

کرکتن ول دھیان کڑے

نت متیں دیندی ماں دھیا!  
کیوں پھرئی ایں اینویں آدھیا!

نی شرم حیا نہ گوا دھیا!  
توں کدی تاں سمجھ ندان کڑے

کرکتن ول دھیان کڑے

نت متیں دیاں ولئی نوں  
اس بھولی، کملی، جھلی نوں

جد پوے گا دکھت اگلی نوں  
تدہائے ہائے! کرسی جان کڑے



کر کتن دل دھیان کڑے

اج گھر وچ نویں کپاہ کڑے  
توں جھب جھب ملنا ڈلو کڑے

روں ویل 'ہنجاون جاہ کڑے  
مڑ کل نہ تیرا جان کڑے

کر کتن دل دھیان کڑے

راج پیکا دن چار کڑے  
نہ کھیڈ و کھیڈ گزار کڑے

نہ ہو دیہلی 'کر کار کڑے  
گھر بار نہ کر ویران کڑے

کر کتن دل دھیان کڑے

توں سدا نہ پیکے رہنا ایں  
نہ پاس انیڑی دے بہناں ایں

بھا! انت وچھوڑا سہنا ایں  
وس پئیں گی کس نناں کڑے

کر کتن دل دھیان کڑے

کت لے نی کجھ 'کتالے نی  
ہن تانی تند او تالے نی



توں اپنا داج رنگالے نی

توں تد ہوویں پردھیان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

کر مان نہ حسن جوانی دا

پر دیس نہ رہن سیلانی دا

کوئی دنیا جھوٹی فانی دا

نہ رہی نام نشان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

اک اوکھا ویلا آوے گا

سب ساک سین بھیج جاوے گا

کر مدت پار لنگھاوے گا

اوہ بلھے دا سلطان کڑے

کر کتن ول دھیان کڑے

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۸، منتخب کلام)



## کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟

کوئی پچھو دلبر کیہہ کردا؟ ”ایہہ جو کردا سو کردا!“

وچ مسیت نماز گزارے، بت خانے جاوڑ دا

آپ اکو، کئی لکھ گھراں دے، مالک ہے گھر گھر دا

اکے گھر وچ رسدے وسدے نہیں رہندا وچ پردا

جت ول ویکھاں ات ول اوہو، ہر دی سنگت کردا

موسیٰ تے فرعون بنا کے، دوہو کے کیوں لڑدا؟

وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دے تر دا

بلھا! شوہ دا عشق بکھیلا، رت پیندا گوشت چر دا

کوئی پچھو ”دلبر کیہہ کردا؟“ ایہہ جو کردا سو کردا!“

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۵۹)

## کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا؟

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھا کیدا

ایہہ پردہ کس توں را کھیدا

کارن پیت میت بن آیا

میم دا گھنٹ مکھ پر پایا

احد تے احمد نام دھرایا  
سر چھتر جھلے لولا کی دا

تسیں آپے آپ ہی سارے ہو  
کیوں کہندے بسیں نیارے ہو

آئے اپنے آپ نظارے ہو  
دج برزخ رکھیا خاکی دا

تدھ باجھوں دوسرا کیہڑا ہے  
کیوں پایا الٹا جھیرا ہے

ایہہ ڈٹھا بڑا اندھیرا ہے  
ہن آپ نوں آپے آکھیدا

کتے رومی ہو کتے شامی ہو  
کتے صاحب کتے غلامی ہو

تسیں آپے آپ تمامی ہو  
کہوں کھوٹا کھرا سولا کھیدا

جس تن دج عشق دا جوش ہویا  
اوہ بے خود بے ہوش ہویا

اوہ کیونکر رہ خاموش ہویا  
جس پیالہ پیتا ساقی دا



تسیں آپ اسانوں دھائے جی

کدر سہدے چھپے چھپائے جی

تسی شاہ عنایت بن آئے جی

ہن لا لا نین جھماکیدا

بلھا شاہ! تن بھاہ دی بھٹھی کر

اگ بال ہڈاں، تن مائی کر

ایہہ شوق محبت بائی کر

ایہہ مدھوا اس بدھ چاکھیدا

کیوں اوہلے بہہ بہہ جھماکیدا

ایہہ پردہ کس توں راکھیدا

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۹۵)

کیہہ بے درداں سنگ یاری

کیہہ بے درداں سنگ یاری

روون اکھیاں زار و زاری

سانوں گئے بے دردی جھڈ کے

ہجرے سانگ سینے دی گڈ کے

جسموں جندوں لے گئے کڈھ کے  
ایہہ گل کر گئے ہینسیاری

کیہہ بے درداں سنگ یاری

بے درداں دا کیہہ بھرواسا  
خوف نہیں دل اندر ماسا

چڑیاں موت ، گواراں ہاسا  
مگروں ہس ہس تاڑی ماری

کیہہ بے درداں سنگ یاری  
آون کہہ گئے ، پھیر نہ آئے  
آون دے سب قول بھلائے

میں بھلی ، بھل نین لگائے  
کیہے ملے سانوں ٹھگ پیاری

کیہہ بے درداں سنگ یاری  
روون اکھیاں زار و زاری

بکھے شاہ اک سودا کیا  
کیا زہر پیالہ پیتا

نہ کجھ نفع نہ ٹوٹا لیتا  
درد دکھاں دی گٹھڑی بھاری



کیہ بے رواں سنگ یاری  
روون اکھیاں زار و زاری  
(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۹۶)

## گھڑیالی دیونکال نی

گھڑیالی دیونکال نی !  
اج پی گھر آیا لال نی

گھڑی گھڑی گھڑیاں بجاوے  
رین وصل دی پیا گھٹاوے

میرے من دی بات جے پاوے  
ہتھوں چاٹے گھڑیاں نی

گھڑیالی دیو نکال نی  
انہد واجا وجے سہاناں  
مطرب ! سکھڑا تان ترانا

نماز ' روزہ ' بھل گیا  
مدھ پیالہ دین کلال نی

گھڑیالی دیونکال نی

کھ دیکھن دا عجب نظارہ  
دکھ دے دا اٹھ گیا سارا

رین وڈی کیا کرے پیارا  
دن اگے دھرو دیوال نی

گھڑیالی دیو نکال نی

میتوں اپنی خبر نہ کائی  
کیا جاناں میں کت ویائی  
ایہہ گل کیونکہ چھپے چھپائی  
ہن ہویا فضل کمال نی

گھڑیالی دیو نکال نی  
آج پی گھر آیا لال نی

ٹونے کامن کئے بوہترے  
سحرے آئے وڈے وڈیرے

ہن گھر آیا جانی میرے  
رہاں لکھ ورہے ایہدے نال نی

گھڑیالی دیو نکال نی

بکھا! شوہ دی سچ پھیاری  
نی میں تارن ہارے تباری



کویں کویں ہن آئی واری  
ہن وچھڑن ہویا محال نی

گھڑیالی دیو نکال نی  
اج پی گھر آیا لال نی  
(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۰۴)

گھنٹ اوہلے نہ لک بجنا!

گھنٹ اوہلے نہ لک بجنا !  
میں مشتاق دیدار دی ہاں  
تیرے باجھ دیوانی ہوئی  
ٹوکاں کردے لوک سکوئی  
جے کر یار کرے دلجوئی  
میں تاں فریاد پکار دی ہاں  
گھنٹ اوہلے نہ لک بجنا !  
میں مشتاق دیدار دی ہاں

مفت دکاندی جاندی باندی  
مل ماہی جند اینویں جاندی

اک دم ہجر نہیں میں ساہندی  
بلبل میں گلزار دی ہاں

گھنٹ اوھلے نہ لک بجنا !

میں مشتاق دیدار دی ہاں

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۶۸)

## مائی قدم کریندی یار

مائی جوڑا ، مائی گھوڑا ، مائی دا اسوار

مائی مائی نوں دوڑائے ، مائی دا بھڑکار

مائی قدم کریندی یار

مائی مائی نوں مارن لگی ، مائی دے ہتھیار

جس مائی پر بہتی مائی ، تس مائی ہنکار

مائی قدم کریندی یار

مائی باغ بچھے مائی ، مائی دی گلزار

مائی مائی نوں دیکھن آئی ، مائی دی اے بہار

مائی قدم کریندی یار !

چار سیاں رل کھیڈن لکیاں ، پنجویں دچ سردار

ہس کھیڈ مڑمائی ہو عیاں ، پوندیاں پیر پیار



مائی قدم کریندی یار !  
ہس کھیڈ مڑ مائی ہوئی 'مائی پاؤں پیار  
بُکھا ! ایہہ بوجھارت بوجھیں' لاه سروں بھونیں مار  
مائی قدم کریندی یار

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۰۸)

میری بکل دے وچ چور

میری بکل دے وچ چور، نی

میری بکل دے وچ چور !!

کہنوں کوک سناواں : نی میری بکل دے وچ چور

چوری چوری نکل گیا جگ وچ پے گیا شور

میری بکل دے وچ چور

نی میری بکل دے وچ چور

مسلمان سڑنے توں ڈردے، ہندو ڈر دے گور

دونویں ایسے دے وچ مردے، ایہو دوہاں دی کھور

میری بکل دے وچ چور نی، میری بکل دے وچ چور!

کتے رام داس کتے فتح محمد ایہو قدیمی شور  
مٹ گیا دونہاں دا جھگڑا ، نکل پیا کجھ ہور  
میری بکل دے وچ چورنی ، میری بکل دے وچ چور!  
عرش منور بانگاں ملیاں ، سنیاں تخت لہور  
شاہ عنایت کنڈیاں پائیاں ، لک چھپ کچھدا ڈور  
میری بکل دے وچ چورنی ، میری بکل دے وچ چور!  
جس ڈھونڈیا تس نے پایا ، نہ جھر جھر ہویا مور  
پیرا پیراں بغداد اساڈا ، مرشد تخت لہور  
میری بکل دے وچ چورنی ، میری بکل دے وچ چور!  
ایہوتسی وی آکھوسارے ، آپ گڈی آپ ڈور  
میں دسناں تھی پکڑ لیاؤ ، بلھے شاہ دا چور  
میری بکل دے وچ چورنی ، میری بکل دے وچ چور!

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۱۸)

## نی مل لئو سہیل دیو

سدا میں سوہریاں گھر جانا ، نی مل لئو سہیل دیو  
تساں وی ہوسی اللہ بھانا ، نی مل لئو سہیل دیو



رنگ برنگی سول اٹھے ، جمبو جاون مینوں  
دکھ اگلے میں نال لے جاواں ، پچھلے سونپاں کنہوں  
اک وچھوڑاں سیاں دا ، جنوں ڈاروں کونج وچھنی  
مایاں مینوں ایہہ کجھ دتا ، اک چولی اک چھی  
داج ایہناں دا دیکھ کے ہن میں ، ہنجو بھر بھر رنی  
کس ناناں دیون طعنے ، مشکل بھاری ہنی  
بلہا ! شوہ ستار سنی دا ، اک ویلا نل جاوے  
عدل کرے تو جا نہ کوئی ، فضلوں بخرا پاوے  
سدا میں سوہریاں گھر جانا  
نی مل تو سہیلویو

(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۷۲)

مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

جھوٹھ آکھاں تے کجھ بچدا اے

سچ آکھیاں تے بھانبر بچدا اے

جی دوہاں گلاں توں بچدا اے

فنج فنج کے جیہا کہندی اے

مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اک لازم بات ادب دی اے  
سانوں بات معلومی سب دی اے  
ہر ہر وچ صورت رب دی اے

کہوں ظاہر کہوں چھپندی اے  
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھیت قلندر دا  
راہ کھوجیا اپنے اندر دا  
اوہ وای ہے سکھ مندر دا

جتنے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے  
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اتھے دنیا وچ ہنیرا اے  
اتھے تلکن بازی ویہڑا اے  
اندر وڑ کے ویکھو کیہڑا اے

باہر خفتن پی ڈھوڈھندی اے  
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

اتھے لیکھاں پاؤں پارا اے  
اس دا وکھرا بھید نیارا اے



اک صورت دا چکارا اے

جیویں چنگ دار و وچ پنیدی اے

کتے تاز ادا دکھلائی

کتے ہو رسول ملائی

کتے عاشق بن بن آئی

کتے جان جدائی سہندی اے

جدوں ظاہر ہوئے نور ہوئیں

جل گئے پہاڑ کوہ طور ہوئیں

تدوں دار چڑھے منصور ہوئیں

اوتھے شخی نہ مینڈی تینڈی اے

جے ظاہر کراں اسرار تائیں

سب بھل جاون تکرار تائیں

پھر مارن بُلھے یار تائیں

اتھے مخفی گل سوہندی اے

اساں پڑھیا علم تحقیقی اے

اوتھے اکو حرف حقیقی اے

ہور جھگڑا سب دھمکی اے



اینویں رولا پایا سہندی اے  
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

بلھا شوہ! اسماں تھیں دکھ نہیں  
بن شوہ تھیں دوجا لکھ نہیں  
پر دیکھن والی اکھ نہیں

تائیں جان پئی دکھ سہندی اے  
مونہہ آئی بات نہ رہندی اے

(قانون عشق از انور علی روہتکی کافی نمبر ۷)

## میں اڈیکاں کر رہی

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا  
میں جو تینوں آ کھیا کوئی گھل سنیہڑا

چشماں تیج وچھائیاں، دل کیتا ویہڑا

لٹک چلندا آؤندا شاہ عنایت میرا

میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

اوہ اجہیا کون ہے جا آکھے جیہڑا

میں وچ کیہہ تقصیر ہے، میں بروا تیر

تیں باجھوں میرا کون ہے، دل ڈھاؤ نہ میرا



میں اڈیاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

ڈھونڈ شہر سب بھالیا قاصد گھلا کبھرا

چڑھیاں ڈولی پریم دی دل دھڑکے میرا

آؤ شاہ عنایت قادری جی چاہے میرا

میں اڈیاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

پہلی پوڑی پریم دی بل صراطے ڈیرا

حاجی مکے حج کرن میں مکہ دیکھاں تیرا

آؤ عنایت قادری ہتھ پکڑیں میرا

میں اڈیاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

جل بل آہیں ماریاں دل پتھر میرا

پا کے کنڈی پریم دی دل کھچھو میرا

میں وچ کوئی نہ آپا وچ پردا میرا

میں اڈیاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

دست کنگن، باہیں چوڑیاں، گل نورنگ چولا

راں نخصن مینوں کر گیا کوئی راول رولا

میں اڈیاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

بلھا! شوہ دے واسطے دل بھڑکن بھائیں  
اوکھا پینڈا پریم دا، دکھ گھٹدا تائیں  
دل وچ دھکے جھیر دے، سردھائیں میرا  
میں اڈیکاں کر رہی، کدی آ، کر پھیرا

(قانون عشق از انور علی رودہنکی کافی نمبر ۱۶)

## میں بے قید

میں بے قید آں میں بے قید، نہ روگی نہ وید  
نہ میں مومن نہ میں کافر، نہ سیدی نہ سید  
چودھیں طبقیں سیر اساڈا، کتے نہ ہوئے قید  
خرابات میں چال اساڈی، نہ شوبھا نہ عیب  
بلھے شاہ دی ذات کی کچھنیں، نہ پیدا نہ پید

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۷۶)

## میں تیرے قربان

بھاویں جان نہ جان وے ویہڑے آ وڑ میرے

میں تیرے قربان

وے ویہڑے آ وڑ میرے



تیرے جہا ہور نہ کوئی

ڈھونڈاں جنگل بیلا روہی

ڈھونڈاں سارا جہان

وے ویہڑے آ وڑ میرے

لوکاں تے بھانے چاک مہیں دا

رانجھا لوکاں وج کہیندا

ساڈا تاں دین ایمان

وے ویہڑے آ وڑ میرے

ماپے چھوڑ لگی تیرے

شاہ عنایت سائیں میرے

لائیاں دی لج جان

وے ویہڑے آ وڑ میرے

(قانون مشق از انور علی روہکی کافی نمبر ۲)

## میں چوڑیڑی آں

میں چوڑیڑی آں سچے صاحب دی درباروں

دھیان کی مچھلی، گمیان کا جھاڑو کام کر دھنت جھاڑوں

قاضی جانے، حاکم جانے، فارغ خطی بیگاروں

رات دن میں ایہو منکدی، دور نہ کر درباروں

میں چوڑی آں سچے صاحب دے درباروں

تدھ باجھوں میرا ہور نہ کوئی، کیس ول کروں پکاروں

بلھا ! شوہ عنایت کر کے بخرا ملے دیداروں

(کلیات بلھے شاہ، فقیر محمد فقیر، کافی نمبر ۱۳۰)

میں کسنبھڑا چن چن ہاری

میں کسنبھڑا چن چن ہاری

ایس کسنبھے دے کنڈے بھلیرے ! اڑاڑ چنڑی پاڑی

ایس کسنبھے دا حاکم کرڑا، ظالم اے پٹواری

ایس کسنبے دے چار مقدم ماملہ منکدے بھاری

ہورنا چکیا پھویا پھویا، میں بھر لئی پٹاری

چک چک کے میں ڈھیری کیتا، لتھے آن پٹاری

اوکھی گھائی مشکل پینڈا، سر پر گٹھڑی بھاری

عملاں والیاں سب لنگھ گئیاں رہ گئی او گنہاری

ساری عمر اکھڈ گوائی، اوڑک بازی ہاری



الست کہیا جد اکھیاں لائیاں ہن کیوں یار و ساری  
اکو گھر وچ و سدیاں رسدیاں ہن کیوں نیاری  
میں کینی، مچھی، کو بجھی، بے گن کون و چاری  
بلھا شوہ دے لائق ناہیں شاہ عنایت تاری  
میں کسنمھڑا جن جن ہاری

(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۲۶)

## نی مینوں لکڑا عشق

نی مینوں لکڑا عشق اول دا

روز ازل دا

وچ کڑا ہی تل تل جاوے	تکلیاں نوں چا تلدا
مویاں نوں ایہہ دل مارے	ولیاں نوں چا ولددا
کیا جانا کوئی چنگ لکھیں اے	نت سول کھجے سل دا
تیر جگر وچ لگا عشقوں	نہیں ہلایاں ہلدا
بلھا! شوہ دا نہوں انوکھا	نہیں رلایاں رلدا

نی مینوں لکڑا عشق اول دا

روز ازل دا

(کلیات بلھے شاہ فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۳۹)

## ہندو، نہیں نہ مسلمان

ہندو، نہیں نہ مسلمان      بہے ترنجن، تج ابھمان  
سنی نہ، نہیں ہم شیعہ      صلح کل کا مارگ ایا  
بھکھے نہ، نہیں ہم رجب      ننگے نہ نہیں ہم کجے  
روندے نہ، نہیں ہم ہسدے      اجرے نہ، نہیں ہم وسدے  
پاپی نہ، سدھری ناں      پاپ پن کی راہ نہ جاں

بلھے شاہ! جو ہر چت لاگے

ترک اور ہندو دوجن تیاگے

(کلام بلھے شاہ از نذیر احمد ص ۸۳)

## ہن کیہہ تھیں آپ چھپائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

کتے ملاں ہو بلیندے ہو      کتے سنت فرض دیندے ہو

کتے رام دوہائی دیندے ہو      کتے ماتھے تلک لگائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

میں میری ہے کہ تیری ہے      پر انت بھسم کی ڈھیری ہے

ڈھیری توں ہن کیری ہے      ڈھیری توں ناچ نچائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا



کتے کتے بیس چوڑا پاؤ گے کتے جوڑا شان ہنداؤ گے

کتے آدم ہوا بن آؤ گے کدی تیتھوں بھی بھل جائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

باہر ظاہر ڈیرا پائیو آپے ڈھوں ڈھوں ڈھول بجائیو

جگ تے اپنا آپ لکھائیو پھر عبداللہ دے گھر دھائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

جو یاد تساؤی کردا ہے اوہ مویاں توں اگوں مردا ہے

اوہ مویاں بھی تیتھوں ڈردا ہے مت مویاں نوں مار کھائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

بندرا بن گنو چہادے لنگا چڑھ کے ناد بجاوے

کے دا بن حاجی آوے واہ دا رنگ وٹائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

منصورؒ تاں تے آیا ہے تسیں سولی پکڑ دوا یا ہے

میرا بیر نہ باہل جایا ہے تسیں خون دیو میرے بھائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

بٹھا شوہ ہن صحیح بنھاتے ہو ہر صوت نال پھارتے ہو

کتے آندے ہو کتے جاندے ہو ہن میتھوں بھل نہ جائی دا

ہن کی تھیں آپ چھپائی دا

(قانون مشق از انور علی رمدی کالی نمبر ۹۰)

## ہن میں لکھیا سوہنا یار

ہن میں لکھیا سوہنا یار - جس دے حسن دا گرم بازار  
 جد احد اک اکلا سی ' نہ ظاہر کوئی تجلی سی  
 نہ رب رسول نہ اللہ سی ' نہ جبار تے نہ قہار  
 بے چون و بے چکو نہ سی ' بے شبیہ بے نمونہ سی  
 نہ کوئی رنگ نہ نمونہ سی ' ہن گونا گون ہزار  
 پیارا پہن پوشاکاں آیا ' آدم اپنا نام دھرایا  
 احد توں بن احمد آیا ' نبیاں دا سردار  
 "کن" کہیا "فیکون" کہایا ' بے چونی سے چون بنایا  
 "احد" دے وچ "میم" رلایا ' تاں کیٹا ایڈپسار  
 ہن میں لکھیا سوہنا یار ' جس دے حسن دا گرم بازار  
 تجوں مسیت تجوں بت خانہ ' برتی رہاں نہ روزہ جانا  
 بھل گیا وضو نماز دوگانہ ' میں پر جان کراں بلہار  
 پیر پیغمبر اس دے بردے ' انس ملائک سجدے کردے  
 سر قدماں دے اتے دھردے ' سب توں وڈی اوہ سرکار  
 جو کوئی اس نوں لکھیا چاہے ' باجھ ویلے لکھیا نہ جائے  
 شاہ عنایت بھیت بتائے ' تاں کھلے سب اسرار  
 ہن میں لکھیا سوہنا یار ' جس دے حسن دا گرم بازار  
 (کلیات بلھے شاہ از فقیر محمد فقیر کافی نمبر ۱۵۲)



## چمنچروار

چمنچروار او تاو لے دتخ سو بجن دی سو  
اساں مڑ گھر پھیر نہ آؤ تاں جو ہوئی ہوگ سو ہو  
واہ واہ چمنچروار وہیلے دکھ بجن دے میں ول پیلے  
ڈھوڑاں او جڑ جنگل نیلے او پڑن رین کلڑے ویلے  
برہوں گھیریاں

گھڑی تانگ تاراڈیاں تانگاں راتیں ستوے شیر اولانگاں  
اچی چڑھ کے کواں چاہنگاں سینے اندر رڑکن سانگاں  
پیارے تیریاں

## ایت وار

ایت وار سنیت ہیں جو جو قدم دھرے  
اوہ بھی عاشق نہ کہو جو سردیندا عذر کرے  
ایت ایت وار بھائت وچوں جائے بھر دی ساعت  
میرے دکھ دی سنے حکایت آ عنایت کرے ہدایت  
تاں میں تاریاں  
تیری یاری جیہی نہ یاری تیرے پکڑ وچھوڑے ماری  
عشق تاراڈا قیامت ساری تاں میں ہونیاں ویدن بھاری  
کرکچھ کاریاں

## سوموار

بلھا روز سوم وار دے کیا چل چل کرے پکار  
اگے لکھ کروڑ سہیلیاں میں کس دی پانی ہار  
میں دکھیاری دکھ سوار روناں اکھیاں دا رزگار  
میری خبر نہ لیندا یار ہن جاتا مُردے مار  
مویاں نوں مار دا  
میری اوسے نال لڑائی جس نے مینوں برچھی لائی  
سینے اندر بھانھڑ کائی کٹ کٹ کھائے برہوں قصائی  
پچھا یار دا

## منگل وار

منگل میں گل پانی آگیاں لباں تے آون ہار  
میں گھمن گھیراں گھیریاں اوہ دیکھے کھلا کنار  
منگل بدیواں دلادے بڈھے شوہ دریا واں جاندے  
کپڑ کڑک دوپہریں کھاندے دلول غوطیاں دے منہ آندے  
مارے یار دے  
کنڈھے دیکھے کھلا تماشا ساڈی مرگ اوہناں دا ہاسا  
دل میرے وچہ آیا سو آسا ویکھاں دیسی کدوں دلاسا  
نال پیار دے



## بدھ وار

بدھ سدھ رہی محبوب دی سدھ اپنی رہی نہ ہور  
میں بلہاری اوس دے جو کھچدا میری ڈور

بدھ سدھ آگیا بدھوار میری خبر نہ لے دلدار  
سکھ ڈکھاں تو گھتاں وار دکھاں آن ملایا یار  
پیارے تاریاں

پیارے چلن نہ ویساں چلیا لے کے تال زلف دے ولیا  
جاں اوہ چلیا تاں میں چھلیا تاں میں رکھساں دل وچہ رلیا  
لیساں واریاں

## جمعرات

جمعرات سوہاونی دکھ درد نہ آہا پاپ  
اوہ جامہ ساڈا پھن کے آیا تماشے آپ

اگوں آگنی جمعرات شرابوں گاگر ملی برات  
لگ گیا مست پیالہ ہات مینوں بھل گئی وات صفات  
دیوانی ہو رہی

اسکی زحمت لوک نہ پاوَن ملاں گھول تعویذ پلاوَن  
پڑھن عزیمت جن بلاوَن سیاں شاہ مدار کھلاوَن

میں چپ ہو رہی

## روز جمعہ

روز جمعہ دے بخشیاں میں جیہیاں لکھ ہزار  
پھر اوہ کیوں کرنے بخششی جیہڑی پنج مقیم گزار

جمعہ دی ہور و ہور بہار      ہن میں جاتا صحیح ستار  
بی بی باندی بیڑا پار      سرتے قدم دھریندا یار

سوہاگن ہور ہی

عاشق ہو ہو گلاں دتیں      چھوڑ معشوقاں کینویں نستیں  
بلکھا شوہ اساڈے دتیں      نت اٹھ کھیڈیں نالے ہمسیں

لگ گل سور ہے





## بارہ ماہ حضرت بلھے شاہ علیہ الرحمۃ

### اسوں

اسوں لکھوں سند لیوا واسچے موراپی

گمن کیا تم کا ہے کو جو کھل آیا جی

اسوں اساں تساڑی آس ساڑی جند تساڑے پاس

جگر مڈھ پریم دی لاس دکھاں ہڈ سکائے ماس

سولاں ساڑیاں

سولاں ساڑی ری بھال مٹھی تدوں نہ گیاں تال

النی پریم نگرودی چال بٹھا شوہ دی کرساں بھال

پیارے ماریاں

### کاتک

کہو کاتک کیسی جو بنیوں کٹھن نہ بھوگ

سیس کپر ہتھ جوڑ کے مانگوں بھیکھ نجوم

کٹک گیا تمن کٹن لگی چاٹ تاں ہویاں اتن

در در لگی دھماں گھٹن اوکھی گھاٹ پچائے پٹن

شامے واسطے

ہن میں موئی بیدردا لوکا کوئی دیہو اچی چڑھ ہوکا  
میرا اس سنگ نیہوں چروکا بٹھا شوہ بن جیون اوکھا

جاندا پاس تے

## مگھر

مگھر میں رہیاں سوہد کے سب اونچے نیچے دیکھ

پڑھ پنڈت پوتھی بھال رہے ہر ہر سے رہے لیکھ

مگھر میں گھر کدھر جاندا راکش نیوں ہڈاں نوں کھاندا  
سڑ سڑ جی پیا کرلاندآ آوے لعل کسے دا آندا

باندی ہو رہاں

جو کوئی سانوں یار ملاوے سوز الم تھیں سرد کراوے  
پٹھ توں بیٹھی سستی اٹھاوے بٹھا شوہ بن نیند نہ آوے

بھانویں سو رہاں

## پوہ

پوہ ہن پوچھوں جائیکے تم نیارے رہو کیوں میت

کس موہن من موہ لیا جو پتھر کر یو چیت

پانی پوہ پون کت گیاں لدے ہوت تاں اُہگڑ گئیاں  
ناں سنگ ماپے بجن سیاں پیارے عشق چواتی لیاں



## دکھاں رولیاں

کڑ کڑ کپڑ کڑک ڈرائے      مارو تھل وچہ بیڑے پائے  
جیوندی موئی فی میریے مائے      بُلتھا شوہ کیوں ابے نہ آئے

## بہجوں ڈوہلیاں

### ماگھ

ماگھی نہاؤن سب سیاں جو تیرتھ کر سمیان  
گج گج برے مینکھلا میں اودا کرت اشنان  
ماگھ مہینے گئے اولانگ      نویں محبت بہتی تاہنگ  
عشق موذن دتی بانگ      پڑھاں نماز پیا دی تاہنگ  
دعائیں کی کراں

آکھاں پیارے میں ول آ      تیرے مکھ دیکھن دا چاء  
بھانویں ہور تتی نوں تاء      بُلتھا شوہ نوں آن ملا

## تیری ہور ہاں

### پھاگن

پھاگن پھولے کھیت جیوں تن بن پھول سنگھار  
ہر ڈالی پھول پتیاں گل پھولن کے ہار  
ہوری کھیلن سیاں مہکن      میرے نین جھلاریں دکن

اوکھے جیوندیاں دے دن تگن سینے بام پریم دے لگن

ہوری ہوری

جو کچھ روز ازل تھیں ہوئی لکھی قلم نہ میٹھے کوئی

دکھاں سولاں دتی ڈھوئی بکھا شوہ نوں آکھو کوئی

جس نوں روری

## چیت

چیت چمن میں کونلاں نت کو کو کرن پکار

میں سن سن گھن گھن جہر مراں کب گھر آدے یار

ہن کیہ کراں جو آیا چیت بن تن پھول رہے سب کھیٹ

اپنا انت نہ دیندے نہ بھیت ساڈی ہار تہاڈی جیت

ہن میں ہاریاں

ہن میں ماریا اپنا آپ تہاڈا عشق اساڈا کھاپ

تیرے نیہوں دا سوکھا ناپ بکھا شوہ کیہ لایا پاپ

کارے ماریاں

## بیساکھ

بساکھی کا دن کٹھن ہے جے سنگ میت نہ ہو

میں کس کے آگے جا کہوں اک منڈی بھادو



تاں میں بھاوے سکھ بساکھ      کچیاں پیاں تے پکی واکھ  
لاکھی لے گھر آیا لاکھ      تاں میں بات نہ سکاں آکھ

کونتاں والیاں

کونتاں والیاں ڈاڈا زور      ہن میں تھر تھر ہویاں ہور  
کنڈے پڑے کلیجے زور      بٹھا شوہ بن کوئی نہ ہور

جن گھت گالیاں

**جیٹھ**

جیٹھ جیہی موہے آگن ہے جبکہ پھڑے میت  
سن سن گھن گھن جھر مروں جو تمری یہ پریت

لوواں دھپاں پھندیاں جیٹھ      مجلس بھندی باگاں بیٹھ  
تتی ٹھنڈی دگے پیٹھ      دفتر کڈھ پرانے سینھ

موہراں کھانڈیاں

آج کل سد ہوئی البتہ      ہن میں آکلیجہ عٹا  
نہ گھر کونت نہ دانا بھتا      بٹھا شوہ ہوراں سنگ دتا

سینے کانیاں

## ہاڑ

ہاڑ ہڑت موہے جھٹ پٹے جو لگی پریم کی آگ  
جس لاگے تس جل بجھے جو بھور جلاوے بھاگ

ہن کی کراں جو آیا ہاڑ تن وچہ عشق تپایا بھاڑ  
تیرے عشق نے دتا ساڑ روواں اکھیاں کرن پکار

تیری ہاوڑی

ہاڑے گھتاں شامی اگے قاصدے کے ہوڑ وگے  
کالے گئے تے آئے بگے بکھا شوہ بن ذرا نہ تنگے

شامی باہورڑے

## ساون

ساون سوہے مینگھلا گھڈ سوہے کرتار

ٹھور ٹھور عنایت بے پپیا کرے پکار

سوہن ملہاراں سارے ساون دوتی دکھ لگے اٹھ جاون  
نینگر کھیڈن کڑیاں گاون میں گھر رنگ رنگیلے آون

آساں پنیاں

میریاں آساں رب پچایاں میں تاں ان سنگ اکھاں لایاں  
سیاں دین مبارک آئیاں شاہ عنایت آکھاں سائیاں

آساں پنیاں



## بھادوں

بھادوں بھاوے تب سکھی جو پل پل ہووے ملاپ

جو گھٹ دیکھوں کھول کے گھٹ گھٹ دیوچہ آپ

آہن بھادوں بھاگ جلایا صاحب قدرت سیتی پایا

ہر ہر دے وچہ آپ سمایا شاہ عنایت آپ لکھایا

تاں میں لکھیا

آخر عمر ہوئی تسلا پل پل منکن نین تھلے

جو کچھ ہوسی کرسی اللہ بکھا شوہ بن کچھ بھلا

پریم رس چکھیا

## دوہڑے

۱

اس کا مکھ اک جوت ہے گھنٹک ہے سنسار  
گھنٹک میں وہ چھپ گیا مکھ پر آنچل ڈار

۲

ان کو مکھ دکھلائے ہے جن سے اس کی پیت  
ان کو ہی ملتا ہے وہ جو اس کے ہیں میت

۳

منہ دکھلاوے اور چھپے چھل بل ہے جگ دیں  
پاس رہے اور نہ ملے اس کے بسوے بھیں

۴

بلھا قصر نام قصور ہے اوتھے مونہوں نہ سکن بول  
اوتھے سچے گردن ماریئے اوتھے جھوٹے کرن کلول

۵

بلھیا قصور بے دستور اوتھے جاناں بنیاں ضرور  
نہ کوئی پن نہ دان ہے نہ کوئی لاگ دستور



۱۱۵

۶

بلھیا دھرم سالہ دھڑوائی ریسندے ٹھا کر دوارے ٹھگ  
وچ مستیاں کو ستے ریسندے عاشق رہن الگ

۷

بلھیا وارے جائے اوہناں توں جھڑے کلیں دین پرچا  
سوئی سلائی دان کرن تے آہرن لین چھپا

۸

بلھیا وارے جائے اوہناں توں جھڑے مارن گپ شروپ  
کوڈی لکھی دیہن چاتے بچہ گھاؤ گھپ

۹

نہ خدا مسیحے لھدا نہ خدا وچ کجے  
نہ خدا قبریں کتاباں نہ خدا نمازے

۱۰

نہ خدا میں تیرتھ ڈٹھا اینویں پینڈے جھاگے  
بلھا شوہر ہد مرشد مل گیا ملے سب ٹکا دے

۱۱۶

۱۱

بلھیا پرسوں کافر تھی گیوں بت پوجا کیتی کل  
اسیں جا بیٹھے گھر اپنے اوتھے کرن نہ ملیا گل

۱۲

بلھیا رغین غرورت ساڑسٹ تے مان کھو ہے وچ پا  
تن من دی سرت گواوے گھر آپ ملے گا آ

۱۳

بلھیا ہجرت وچ اسلام لے میرانت ہے خاص آرام  
نت نت مراں تے نت نت جیواں میرانت نت کوچ مقام

۱۴

بلھیا عشق بجن وے آئے کے سانوں کیتوس ڈوم  
اوہ پر بھ اساڈا نخی ہے میں سیوا کنوں شوم

۱۵

بلھیا عاشق ہو یوں رب دا ملامت ہوئی لاکھ  
لوگ کافر کافر آخدے توں آخو آخو آکھ



۱۱۷

۱۶

بلھیا پنڈے پڑے پریم کے کیا پنڈا آدا گون  
اندھے کو اندھا مل گیا راہ بتاوے کون

۱۷

بلھیا من منجولا منج وا کتے گوشے بہہ کے کٹ  
ایہہ خزانہ تینوں عرش دا توں سنجل سنجل لٹ

۱۸

بلھیا چیری مسلمان دی ہندو توں قربان  
دونہاں توں پانی وار پی جوکرے بھگوان

۱۹

بلھیا ملاں اتے مشاپی دونہاں اکوچت  
لوکاں کر دے چانناں آپ مہیرے نت

۲۰

بلھیا پی شراب تے کھا کباب ہٹھ بال ہڈاں دی اک  
چوہی کرتے بھن کھر رب دا اوس ٹھکاندے ٹھک نوں ٹھک

۱۱۸

۲۱

بلھیا چل سنیا ر دے جتھے گہناں گھڑیے لاکھ  
صورت آپو اپنی توں اکو روپا آکھ

۲۲

پھری رت شگوفیاں والی چڑیاں چکن نوں آئیاں  
اکناں نوں جریاں لے کھا ہدا اکناں نوں پھاہیاں لائیاں  
اکناں نوں آس مڑن دی آہی اک سیخ کباب چڑھائیاں  
بلھے شاہ کیہہ دس اوہناں دے اوہ قسمت مار پھسائیاں

۲۳

بلھیا اچھے دن تو پچھے گئے جب ہر سے کیا نہ ہیت  
اب پچھتاوا کیا کرے جب چڑیاں چک گئیں کھیت

۲۴

اوہ ہادی میرے اندر بولیا رڑھ پڑھ گئے گناہاں  
پہاڑیں لگا باجرہ شہتوت لگے پھرواہاں

۲۵

اللہ توں میں تے قرض بنایا ہتھوں توں میرا قرضائی  
اوتھے تاں میری پرورش کیتی جتھے کسے نوں خبر نہ کائی



۱۱۹

اوتھوں تاہیں آئے اتھے جاں پہلے روزی آئی  
بلے شاہ ہے عاشق جس تحقیق حقیقت پائی

۲۶

بلہیا کنک کوڈی کا منی تینوں کیہہ تلواری  
آئے تھے نام چہن کو اور دہچے لیتے مار

۲۷

بھٹھ نمازاں تے چکڑ روزے کلمے تے پھر گئی سیاہی  
بلے شاہ شوہ اندروں ملایا بھلی پھرے لوکائی

۲۸

بلہیا آوندا ساجن دیکھ کے جاندا مول نہ دغ  
مارے درد فراق دے بن بیٹھے باہمن شیخ

۲۹

بلے شاہ اوہ کون ہے اتم تیرا یار  
اوسے کے ہاتھ قرآن ہے اوسے گل زمار

۳۰

بلہا چل باورچی خانے یار دے جتے کوہا کا ہی ہو  
اوتھے موٹے کسن بکرے توں لسا طے نہ ڈھو

بلھے نوں لوک متیں دیندے بلھیا توں جابوہ مسیتی  
وچ مسیتاں کیہہ کجھ ہندا جے دلوں نماز نہ نیتی  
باہروں پاک کیتے کیہہ ہندا جے اندروں نہ گئی پلیتی  
بن مرشد کامل بلھیا تیری اینویں گئی عبادت کیتی

اپنے تن دی خبر نہ کائی ساجن دی خبر لیاوے کون  
نہ ہوں خاکی نہ ہوں آتش نہ ہوں پانی پون  
کپے دے وچ روڑ کھڑک دے مورکھ اکھن بولے کون  
بلھا سائیں گھٹ گھٹ رنویاں جیوں آٹے وچ لون

اربع عناصر محل بنایو وچ وڑ بیٹھا آپے  
آپے کڑیاں آپے نینگر آپے بنائیں ماپے  
آپے مریں تے آپے جیویں آپے کریں سیاپے  
بلھیا جو کجھ قدرت رب دی آپے آپ بنھا پے



۱۳۱

۳۳

بلہیا رنگِ محلیں جا چڑھیوں لوکی تمھن آ کھن خیر  
اساں ایہ کجھ دنیا توں وٹیا منہ کالا تے نیلے پیر

۳۵

اٹ کھڑکے دکر دجے تتا ہووے چلھا  
آون فقیر تے کھا کھا جاون راضی ہووے بلھا

۳۶

بلہیا جیسی صورت عین دی تھیں صورت نہیں  
اک نکتے دا پھیر ہے بھلا پھرے جہاں

۳۷

بلہیا کھاہ حرام تے پڑھ شکرانہ کر توبہ ترکِ ثواباں  
چھوڑ بیت تے پکڑ کنارہ تیری تمھنسی جان عذاباں  
اوہ حرف نہ پڑھے مت رسی جان جواہاں  
بلے شاہ چل اوتھے چلے جھوٹے منع نہ کرن شراباں

۳۸

بلہیا جے توں قازی بنائیں لک منہ تلواریں  
پہلوں رہنگو مار کے پگھواں کافر مار

۱۲۲

۳۹

بلھیا ہر مند رموں آچکے کہو لیکھا ویہوتا  
پڑھے پنڈت یا ہندے دور کیے احمق لیے بلا

۴۰

وحدت دے دریا دسیندے میری وعدت کتول دھائی  
مرشد کامل پار لنگھایا بانجھ تلہے سرناہی

۴۱

بلھیا سب مجازی پوڑیاں توں حال حقیقت دیکھ  
جو کوئی اوتھے پہنچیا چاہے بھل جائے سلام علیک

۴۲

بلھیا قاضی راضی رشوتے ملاں راضی موت  
عاشق راضی راگ تے نہ پرتیت گھٹ ہوت

۴۳

ٹھاکر دوارے ٹھک بسیں بھائی دوار مسیت  
ہر کے دوارے بھکھ بسیں ہماری ایہہ پرتیت

۴۴

بلھے شاہ چل اوتھے چلیے جتھے سارے ہوں انھے  
نہ کوئی ساڈی قدر پچھانے نہ کوئی سانوں منے



۱۲۳

۴۵

بلہیا دھرم سالہ وچ ناہیں جتے مومن بھوگ پوائے  
وچ مسیحاں دھکے مل دے ملاں تیوڑی پائے  
دولتمنداں نیں بوہیاں اتے چوب دار بہائے  
پکڑ دروازہ رب سچے دا جتھوں دادکھ دلدامٹ جائے

۴۶

ہور نیں سکے گھوایاں اللہ اللہ دی گل!  
کچھ رولا پایا عالماں کچھ کاغذاں پایا مجھل

۴۷

بلہیا میں مٹی کھمبار دی گل آکھ نہ سک دی ایک  
تتر میرا کیوں گھڑیا مت جائے علیک سلیک

۴۸

بلہا شوہ تھیں دکھ نہیں پر دیکھن والی اکھ نہیں

۴۹

کنک کوڑی کا منی تینوں کیہہ نکوار  
آیا میں جس بات کو بھول گئی وہ بات

## گنڈھاں

۱

کہو سرتی گل کاج دی میں گنڈھاں کیتیاں پاؤں  
ساہے تے جج آوسی ہن چاہلی گنڈھ گھتاؤں  
بابل آکھیا آن کے تیں ساہوریاں گھر جاناں  
ریت اوٹھوں دی اور ہے مڑ پیر نہ اتھے آناں  
گنڈھ پہلی نوں کھول کے میں بیٹھی برلاواں  
اوڑک جاون جاوناں ہن میں داج رنگاواں  
ویکھوں طرف بازار دی سب رستے لاگے  
پلے ناہیں روکڑی سب مجھ سے بھاگے

۲

دوجی کھولوں کیا کہوں دن تھوڑے رہندے  
سول سبھے رل آوندے سینے وچ بہندے  
جھل و ملی میں ہوئی تندکت نہ جاناں  
جج اینویں رل آوسی جیوں چڑھ دا ٹھاناں



۱۷۵

۳

تہجی کھولوں دکھ سے روندے نہیں نہ ہٹ دے  
کس نوں پچھاں جائیکے دن جانڈے گھٹ دے  
گن والیاں سب پیاریاں میں کوگن ناہیں  
ہتھ ملے مل سردھراں میں روواں ڈھائیں

۴

چوتھی کھولی کیا ہوا رل آدن سیاں  
ورد کے نہ کیتیا سب بھج گھر گھیاں  
وطن بیگانہ دیکھناں کیمہ کریئے ماتاں  
بابل پکڑ چلا دی بن جاناں

۵

ہنجویں کھولوں کوک کے کرسوز پکاراں  
پہلی رات ڈراؤنی کیوں دلوں وساراں  
مدت تھوڑی آ رہی کویں راج بتاواں  
جا آ کر ہو گھر ساہورے گنڈھ لاگ ودھاواں

۶

گنڈھ مہیویں میں کھول کے جگ دیندی ہوکا  
گھر آن پئی مہمان ہاں کیمہ کرے لوکا

۱۲۶

لگا فکر فراق دا کیمہ کریئے کاراں  
روون اکھیں میریاں جیوں وگن جھلاراں

۷

ستویں گنڈھ چاکھو لیا میں او سے حیلے  
رو رو حال وتجایا رنگ ساوے پیلے  
سول اساں نال کھیڈ دے نہیں ہوش سنبھالے  
ہن دسو سنگ سہیلیو کوئی چلسو نالے

۸

اٹھویں نوں ہتھ ڈالیا میں تاں ہو دیوانی  
جیوں مثل حباب ہے مچھلی بن پانی  
دکھ درد اوے آن کے ہن لہو پیندے  
برہوں دی دکان تے ساڈے گھاڑ گھڑیندے

۹

نانویں نوں چاکھولیا دن ریہندے تھوڑے  
میں پونی کت نہ جاتیا ابے ریہندے گوہڑے  
میں ترے لیندی ڈگ پئی کوئی ڈھونہ ہویا  
غفلت گھٹ اجاڑیا اکوں کھیڈو گویا



۱۲۷

۱۰

دسویں گنڈھ جا میں کھولی کیوں جھدی آئی  
سب قبیلہ دیس تھیں دے دیس تراہی  
آمو گھٹی دیندیئے جے زہر رلاویں  
میں جھڈی ایس عذاب توں جند جھڈاویں

۱۱

یاہراں گنڈھاں کھولیاں میں بھرے ماری  
کھیاں سیاں ساہورے ہن میری واری  
بانہہ سرہانے دے کدی اسی مول نہ سوندے  
پیشاں اتے لون ہے پھٹ سمے لونڈے

۱۲

گنڈھ کھولی میں باہر دیں کیہہ ہوگ تماشا  
جس لاگی تس پڑ ہے جگ جانے ہاسا  
اک گئے نہ باہوڑے جت جت کے ہر دی  
اسنیں اکھیں دیکھا ہوئے خاک قبر دی

۱۳

تیراں گنڈھیں کھولیاں نہیں لہو رونڈے  
ہویا ساتھ اوتاد لادھوئی کپڑے دھونڈے

۱۲۸

بجن چادر تان کے سویا وچ حجرے  
اے بھی نہ اوہ جاگیا جگ کتنے گزرے

۱۳

چوداں کنڈھیں کھولیاں لہو پینا کھاناں  
جن راہاں وچ دھاڑ وی تمہیں راہیں جاناں  
لگی چوٹ فراق وی دے کون دلاسا  
سخت مصیبت عشق دی رت رہی نہ ماسا

۱۵

پندراں پنیں روز نیں کراں نعرے آہیں  
شہر خموشاں جاوناں خاموش ہو جائیں

۱۶

سوہلاں گنڈھیں کھولیاں میں ہوئی نمانی  
اتھے پیش کسے نہ جاسیا نہ اگے جانی  
اتھے آون کہیا اے ہویا جوگی دا پھیرا  
اگے جا کے مارناں وچ کلر ڈیرا

۱۷

ستاراں گنڈھیں کھولیاں سولاں دے ہاڑی  
مویاں نوں دکھ ماردا پھڑ ظلم کٹاری



۱۳۹

تن ہولاں سولاں ویریا رنگ جیوں پھول توری  
آئے ایس جہان تے ایہو کیتی چوری

۱۸

کھولاں گنڈھ اٹھارویں دل کر کے راضی  
ایہ چار دتاں دی کھیڈ ہے ہجرے دی بازی  
جہاں ایہ فراق ہے اوہ دہندے مردے  
نقارے وجن کوچ دے میں سر پر بدے

۱۹

انی گنڈھیں کھولیاں میں سول پھارا  
ہن ایہ دیس بداریا دیکھ حال ہمارا  
کنیں بہنی چاچیاں اٹھ کولوں گھیاں  
کوئی دس نہ پاؤندا اوہ کیس ول گھیاں

۲۰

دیہہ گنڈھیں پھول کھولیاں ہن کت دل بھاگوں  
لگی چٹک اور ہے سوؤں نہ جاگوں  
بچ مہماں سراتے سو پنچے باقی  
جس مصیبت ایہ نی تہ بخت فراقی

۱۳۰

۲۱

اکی کھولوں کیوں نہیں میرے مگر پیادے  
تیل چڑھایا سوز دا اساں ہور تکادے  
جیون جینا ساڑ کا مایا منہ پائے  
ایسی پنی دیکھ کے اداسی آئے

۲۲

بائی کھولوں پہنچ کے سب میراں ملکاں  
اوہناں ڈیرا کوچ ہے میں کھولاں پلکاں  
اپنا رہنا کیہہ کراں کیہڑے باغ دی مولی  
خالی جگ وچ آئیکے سننے پر بھولی

۲۳

تئی جو کہوں کھولیاں وچ آپ سماناں  
ہتھوں سٹاں ٹور کے کوں دیکھ پچھاناں  
الٹی پھاپی پے گئی دوجا ساتھ پکارے  
پرزے پرزے میں ہوئی دل پارے پارے

۲۴

چوی کھولوں کھول دی چک پون نیڑے  
سہم جہاں دے ماریاں سوئی آئے نیڑے



۱۳۱

تور ہور نہ ہویا نہ زیور نہ گہنے  
طعنے دینے دیوراں چپ کیتیاں سہنے

۲۵

میں گھولاں گنڈھ پچیسویں دکھاں دل میلاں  
ہنجواں دی گل ہارنی اساں درد حملاں  
دشاں ملیا سوز دا تلخ ترش سیاپے  
نال دوہاں دے چلناں بن آیا جا پے

۲۶

تھمبیں گنڈھیں امام ہے کدی پھیر نہ پایا  
عمر توشہ پنج روز ہے سولیکھے آیا  
پیالے آئے موت دے ایہ سب نے پینے  
ایہ دکھ اساڈے نال ہے سو جیو کینے

۲۷

ستائی کھول سہیلیو سب جتن سدھایا  
دو خیناں نہیں روندیاں مینہ ساون لایا  
اک اک ساعت دکھ دی سو جتن گزاری  
اگے جاناں دور ہے سر گٹھڑی بھاری

۱۳۲

۲۸

اٹھائی گنڈھیں کھولیاں نہیں عقل اساتھی  
سختی آئی زور دی سر پشماں ماتھی  
سکھاں توں ٹوٹی آ گئی دکھاں توں لاہی  
بے چاری بے حال ہاں وچ سوز کڑاہی

۲۹

انتی گنڈھیں کھولیاں نہیں سختی ہٹ دی  
لگا سینے بان ہے سر والاں پٹ دی  
ات دل پھیرا پائیے ایہ حاصل پایا  
تن تلواریں توڑیا اک روپ اڈایا

۳۰

کھولی گنڈھ میں تیسویں دکھ درد رنجائی  
کدی سروں نہ مک دی ایہ رام کہانی  
مڑ مڑ پھیر نہ جیوناں تن چھپ دا لک دا  
برہوں ابے خیال ہے ایہ سرتے ڈھک دا

۳۱

اک اک گنڈھ نوں کھولیا اکتی ہونیاں  
میں کسدی پانی ہار ہاں اتھے کیتیاں روئیاں



۱۳۳

میں گھر وچ چتر کھڑا رساں دا پیا نہ کاری  
بازی کھیڈاں جت دی پر اتھے ہاری

۳۲

بتی گنڈھیں کھولیاں جو کھولی بن دی  
انی اک ائیر کے پھراں تا ناں تن دی  
تا ناں ہویا پورا ناں ہن کیکر لاہواں  
کہوں کھٹول تا باوری کتھوں لیاں لاواں

۳۳

بہہ پر چھاویں کھولیاں ہن ہونیاں تیتی  
اتھے دو تن روز ہاں نت سوہریاں سکتی  
رنگن چڑھی رسول دی سب دا ج رنگا دے  
جس دے متھے بھاگ ہے اور رنگ گھر جاوے

۳۴

چوتی گنڈھیں کھولیاں دن آئے نیڑے  
ماہی دے دل جاو ساں رڈں کیچے کھوے  
اوڑک دیا جان کے میں نیوں لگایا  
اس تن ہوناں خاک سی میں جا اڈایا

۱۳۴

۳۵

بلھا پینتی کھول دی شوہ نیڑے آئے  
بدلے ایس عذاب دے مت مکھ دکھلائے  
اگے تھوڑی پیڑ سی نیوں کیا ویرانی  
پی گلی اساڈی آوڑے تاں ہوگ آسانی

۳۶

چھتی کھولوں ہس کے نال امر ایمانی  
سکھاں گھاٹا ڈالیا سکھاں طولانی  
گھلی دا پریم دی مرنے پر مرنے  
ٹونے کامن میت نوں ابے رہندے کرنے

۳۷

سینتی گنڈھیں کھولیاں میں مہندی لائی  
ملائم وہی میں کراں مت گلے لگائی  
اوہا گھڑی سلکھنی جاں میں دل آوے  
تاں میں گانواں سوہلے جے مینوں رادے

۳۸

اٹھتی گنڈھیں کھولیاں کیہہ کرنے لکھے  
نہ ہووے کاج سہاوناں بن تیرے دیکھے



۱۳۵

تیرا بھیت سہاگ ہے میں اس کیمہ کرساں  
لیساں گلے لگائیے پر مول نہ ڈرساں

۳۹

انتالی گنڈھیں کھولیاں سب سیاں دل کے  
عنایت بیج تے آوی ہن میں دل پھل کے!  
چوڑا بایں سر دھڑی متھ سوہے کنگناں  
رنگن چڑھی شوہ وصل دی میں تن من رنگناں

۴۰

کر بسم اللہ کھولیاں میں گندھاں چاہی  
جس اپنا آپ دنجایا سو سرجن والی  
جج سوہنی میں بھاؤندی لکھیندا آوے  
جس نوں عشق ہے لال دا سولال ہو جاوے  
عقل فکر سب چھوڑ کے شوہ نال سدھائے  
بن کہوں گل غیر دی اساں یاد نہ کائے  
ہن انا اللہ اکہ کے تم کرو دعائیں  
پیا ای سب ہو گیا عبد اللہ ناہیں











نجم الخلیب

أضواء القبر

وقار شریعت

فضائل علم و علماء

آئینہ جمال مصطفیٰ ﷺ

اسوۂ حسنہ

تقیم وراثت

تحقیق حلالہ

بکیر و بکین

تحقیق طلاق

مسک خست دایم بخیر

حضرت سلطان بابا

میاں محمد بخش

لگیاں نیں مویاں

مدینہ ساوی جان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جمہور البیان  
انوار الخزان

احادیث کا مجموعہ  
مسند اسحاق  
بن اسلمیہ

امام محمد کا فخری میں  
المصنف کا ایک ستارہ یاب مجموعہ

آپ ﷺ  
شمال لغوی

فتاویٰ  
مشین

فیوض الشیخین

تقریب مصطفیٰ ﷺ

الحکمت  
الحکمت

مرکز دینی

فضائل حمزہ  
مقام انعام

نکاح و طلاق

نثر الصدور

شیخ شریقی  
احوال مقدسہ

احادیث کا مجموعہ

کنز العمال کسی تعارف کی محتاج نہیں۔  
کنز العمال میں 46624 احادیث مبارکہ ہیں۔  
شیخ احمد عبد الجواد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس نے  
کنز العمال کا مطالعہ کیا اُس نے احادیث  
مبارکہ کی ستر سے زائد کتب کا مطالعہ کیا۔

کنز العمال

مترجم  
عابد عمران انجم مدنی  
فاضل بھیرہ شریف

بزرگوں  
عقیدے

قائد الامم  
فی مناقب

شیخ عبد القادر جیلانی

نورنی حکایت

اسلامی ناموں  
کا انسائیکلو پیڈیا

درود و سلام  
میں خیر الائمہ

بقیع الغرقہ  
جنت البقیع

میری سرکار

مرشد کامل

کلام ریاض  
نعتیہ مجموعہ

بہار  
مدنیہ  
نعتیہ مجموعہ

طلح البدر  
نعتیہ مجموعہ

کراں والا بک شاپ

دکان نمبر ۲ - دربار مارکیٹ لاہور

Voice: 0423-7249515